كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته متفق عليه

تربیتِ اولاد

www.KitaboSunnat.com

کے اسلامی اصول

مصنف
محمد جمیل زینو
المدرس فی دار الحدیث الخیریۃ
مکۃ المکرمۃ

مترجم
حافظ خالد حیات محمود
ڈائریکٹر جنرل
جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات
گوجرانوالہ پاکستان

ناشر محمد صدیق کھوکھر ناظم جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات
۹ گلشن آباد گوجرانوالہ فون: [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ متفق عليه

تربیتِ اَولاد

کے اسلامی اصول

www.KitaboSunnat.com

مؤلف محمد جمیل زینو

المدرس : في دار الحديث الخيرية بمكة المكرمة

مترجم

حافظ خالد حیات محمود

ڈائریکٹر جنرل

جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات

۹ گلشن آباد گوجرانوالہ

ناشر محمد صدیق کھوکھر ناظم جامعة تعليم القرآن والحديث للبنات

۹ گلشن آباد گوجرانوالہ فون : ۴۲۹۶۲ ، ۴۳۸۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب — تربیت اطفال کے اسلامی اصول

مصنف — فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو (حفظہ اللہ)
مدرس دار الحدیث الخیریہ مکہ مکرمہ سعودی عرب

مترجم — حافظ خالد حیات محمود ڈائریکٹر جنرل جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات ۹ گلشن آباد گوجرانوالہ

ناشر — محمد صدیق کھوکھر ناظم جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات ۹ گلشن آباد گوجرانوالہ

تعداد — ۱۰۰۰۰

اشاعت — (دوم) ۱۹۹۳ء ۱۴۱۳ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ	۱	بچوں کے معاملے عدل سے کام لینا	۵۶
ھدیہ	۲	نوجوان طبقہ کے مسائل کا حل	۵۸
مقدمہ	۴	شرف قبولیت پانے والی دعا	٦٧
حضرت لقمان کی بیٹے کو نصیحتیں	٦	خاندانی منصوبہ بندی اور نقصانات	٦٨
آیات سے اہم مسائل کا استنباط	١٦	نماز کی فضیلت اور چھوڑنے پر وعید	٧٢
محسن انسانیت کی بچوں کو نصیحتیں	١٩	وضو اور نماز کا صحیح طریقہ	٧٣
حدیث سے ماخوذ چند اہم فوائد	٢٣	نماز	٧٤
ارکان اسلام	٢٥	نماز کے چیدہ چیدہ مسائل	٧٩
ارکان ایمان	٢٦	نماز سے متعلق چند احادیث	٨٣
حق تعالٰی عرش پر متمکن ہے	٢٨	نماز جمعہ و نماز باجماعت کا وجوب	٨٦
نہایت دلچسپ واقعہ	٣٠	میں جمعہ کا دن کیسے گذاروں گا	٨٩
حدیث سے ماخوذ اہم فوائد	٣١	گانے بجانے کے متعلق شرعی حکم	٩٠
رسول پاک کی چند اہم ہدایات	٣٥	دور حاضر کے گیت	٩٢
والدین اور استاد کی ذمہ داری	٣٨	گانے بجانے سے بچاؤ کا علاج	٩٣
تعلیم و تربیت کے بنیادی اصول	٤١	شرعا جائز گیت	٩٥
نماز کی تعلیم و تربیت	٤٣	تصویروں و مجسموں کی شرعی حیثیت	٩٩
محرمات سے بچنے کی تلقین	٤٥	شرعا جائز تصویریں و مجسمے	١٠٣
حجاب و ستر پوشی	٤٨	کیا تمباکو نوشی جائز ہے؟	١٠٥
اخلاق و آداب	٥٠	داڑھی بڑھانا ضروری ہے	١٠٧
تربیت جہاد	٥٣	والدین کے ساتھ حسن سلوک	١١٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبعد!

چونکہ نیک اولاد کسی بھی انسان کے لئے بیش بہا قیمتی سرمایہ اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے گراں قدر عطیہ ہوتا ہے۔ اس لئے والدین کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ جہاں اپنے بچوں کی بہتر نشوونما کے لئے صحیح نگہداشت و پرورش کا سوچتے ہیں وہاں ان کو چاہئے کہ وہ بچوں کی درست خطوط پر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ کیونکہ اگر آج ان پیارے اور لاڈلے بچوں کو پاکیزہ اخلاق اور نیک خصال سے آراستہ کر دیا جائے گا تو یقیناً آج کی یہ معصوم کلیاں مستقبل میں گلستان حیات کی خوبصورتی اور اس کی رونق کو دوبالا کرنے کا باعث ہوں گی اور اگر خدانخواستہ اپنے عیش دنیا کی فکر میں بدمست ہو کر ان کی تربیت کا معاملہ لاابالی پن کی نذر ہو گیا تو آنے والا دن یقیناً والدین کے لئے بڑا اذیت ناک اور سوہان روح ہو گا۔

اپنی اولاد کی تربیت کے معاملہ میں سرد مہری کا مظاہرہ کرنے والوں کو کل قیامت کے روز جو کربناک صورت حال پیش آ سکتی ہے اس سے اہل ایمان کو محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے آگاہ کر دیا ہے تاکہ وہ اپنی فکر کے ساتھ ساتھ اپنے اہل و عیال اور اپنی آل اولاد کو عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے اور دوزخ کا ایندھن بننے سے بچانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بھی فکر کر سکیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

«یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَکُمْ وَأَھْلِیْکُمْ نَارًا وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ» (سورۃ التحریم)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچالو۔ وہ ایسی آگ ہے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔

اور اہل ایمان کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کے بارہ میں ایک لحہ کے لئے بھی کسی طور غفلت کا شکار نہیں ہوتے بلکہ وہ ہمیشہ اپنے متعلقین کی آخرت کی فکر میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی شیطان کی راہ کو اختیار نہ کرنے پائے۔ سورہ طور میں «قَالُوْآ اِنَّا کُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَھْلِنَا مُشْفِقِیْنَ» (اور اس سے پہلے ہم اپنے اہل و عیال کے انجام کے بارہ میں ڈرنے والے تھے) اولاد کے بارہ میں ان کی اسی بے قراری اور ان کے فکر و اندیشہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

جناب فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو۔ حفظہ اللہ۔ کا بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں "کیف نربی اولادنا" نامی کتابچہ گو بہت مختصر ہے لیکن اپنی افادیت کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اسی جذبہ کے تحت ہم اس کا ترجمہ کر کے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز یہ کتابچہ جہاں اسلامی لٹریچر میں گراں قدر اضافہ کا باعث ہوگا وہاں بچوں کی اسلامی خطوط پر تربیت کے ضمن میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔

مترجم

حافظ خالد حیات محمود

مدیر عام

جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث نبوی ہے:

«اِتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْدِلُوا فِیْ اَوْلَادِکُمْ» (متفق علیہ)

اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف سے کام لو۔

ھدیہ

میں یہ کتابچہ ایسے والدین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو اپنے بچوں کو سعادت مند بنانا چاہتے ہیں۔

ایسے اساتذہ و معلمات کے نام ہدیہ کرتا ہوں جو اپنے شاگردوں کے لئے بہترین نمونہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایسے طلباء و طالبات کے لئے خاص کرتا ہوں جو کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں۔

یہ کتابچہ والدین اور ان کے بچوں میں سے ہر ایک کی خدمت میں اس خواہش کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت میری اس حقیری کاوش کو اپنی رضا کا ذریعہ بنائے اور پڑھنے والوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

محمد بن جمیل زینو

دارالحدیث الخیریۃ

مکہ مکرمہ۔ سعودی عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ، ونعوذ بآللهِ من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يُضلِل فلا هادي له . . . أما بعد :

بچوں کی تربیت کا مسئلہ اس لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ اس پر نہ صرف یہ کہ والدین اور بچوں میں سے ہر ایک کی تمام تر مصلحتوں اور منفعتوں کا انحصار ہے۔ بلکہ قوم و ملت کے لئے درخشاں مستقبل کے حصول کا بھی یہی ایک واحد و منفرد ذریعہ ہے۔ تربیت اولاد کے انہی بے شمار مصالح کے پیش نظر جہاں اسلام نے اس کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا ہے وہاں یہ مسئلہ ان تمام علماء تربیت اور معماران اقوام کی خصوصی دلچسپی کا بھی موضوع رہا ہے جن کے آقا و سردار ' مربی کبیر حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے آپ کی بعثت کا مقصد ہی یہی تھا کہ آپ ہر دو والدین اور بچوں کو علم و عرفان کی دولت سے مالا مال کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اس طور پر رہنمائی فرمائیں کہ وہ دنیا و آخرت میں سعادت مندی و کامرانی سے بہرہ ور ہو سکیں۔

تربیت کے ضمن میں اسلام نے جس گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے اسی کا یہ اثر ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم (جس میں ہماری اصلاح و درستگی اور فلاح و کامیابی کے تمام اصول و ضوابط رکھ دیئے گئے ہیں) میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ایسے قصص و واقعات کو بیان فرمایا ہے جن پر اگر غور کیا جائے تو وہ بچوں کی تربیت کے حوالہ سے نہایت مفید و کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ قرآن حکیم کے بیان کردہ ان واقعات میں سے حضرت لقمان حکیم علیہ السلام کا واقعہ ہے جس میں وہ اپنے بیٹے کو ایسی پرمغز اور نفع بخش نصیحتوں سے نوازتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں جو بچوں کی تربیت کے ضمن میں نہایت اہم اور ان کے لئے دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کی بنیاد فراہم کرنے میں نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ دوسری جانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ دیکھیں گے کہ آپ بھی تربیت اولاد کی اہمیت کا گہرا احساس رکھنے کی وجہ سے اپنے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے دل میں عقیدہ توحید کی جڑوں کو ان کے عہد طفولیت سے ہی مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں قاری کو یہ تمام چیزیں نہایت تفصیل کے ساتھ دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں والدین اور بچوں میں سے ہر ایک کے دوسرے پر عائد ہونے والے ان حقوق و فرائض کو بھی مفصل طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ جن کا ادا کرنا ان میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ اس کتابچے کو قارئین کے لئے نفع بخش اور کارآمد ہونے کا اعزاز بخشنے کے علاوہ اسے محض اپنی رضا جوئی و خوشنودی کا بھی باعث بنائے۔

محمد بن جمیل زینو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو پند و نصیحت

سورۃ لقمان میں حق باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ} «لقمان ۱۳»

اور یاد کرو جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے اس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد اللہ بزرگ و برتر نے حضرت لقمان حکیم علیہ السلام کے الفاظ میں ان مفید و نفع بخش پند و نصائح کو یوں بیان فرمایا ہے:

۱) {يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ، إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} «لقمان ۱۳»

اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیو۔ بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی بجا لانے میں کسی کو بھی اس کا ساتھی اور ساجھی بنانے سے بچو۔ اور اللہ کے سوا مردہ یا آنکھوں سے اوجھل و پوشیدہ لوگوں سے دعائیں کرنا، ان کو پکارنا اور ان سے فریاد کناں ہونا شرک فی العبادۃ کے زمرے میں آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) «رواه الترمذي وقال حسن صحيح»

(یعنی دعا ہی عبادت ہے) کہہ کر اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

اور جب یہ آیت نازل ہوئی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ «الأنعام»

(یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا)

تو اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اس آیت کا نزول نہایت شاق و گراں گذرا۔ چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا أَيُّنَا لاَ يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ (یعنی ہم میں سے کون ہے جو اپنے آپ پر ظلم نہ کرتا ہو)۔ تو اس کے جواب میں حضور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(لَيْسَ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ ، أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لاِبْنِهِ : ﴿يَا بُنَيَّ لاَتُشْرِكْ بِاللّٰهِ ، إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ «متفق علیه»

یعنی یہ وہ عام ظلم نہیں بلکہ اس (آیت میں مذکور لفظ ظلم) سے مراد تو صرف شرک ہی ہے۔ کیا تم نے لقمان کا وہ قول نہیں سنا جس میں وہ اپنے بیٹے کو مخاطب کرکے کہتے ہیں: اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۲) ﴿وَوَصينا الإنسان بوالديه حملته أمه وهناً على وهن ، فصاله في عامين أن اشكر لي ولوالديك إليَّ المصير﴾ «لقمان ۱٤»

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے معاملے میں ہدایت کی۔ اس کی والدہ نے دکھ پر دکھ جھیل کر اس کو اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ اور دو سال کی مدت میں اس کا دودھ چھڑاتا ہوا۔ کہ میرے شکرگزار رہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے والدین کے بھی شکر گزار رہو۔ بالآخر میری طرف ہی لوٹنا ہے۔

دیکھئے تو ماں اپنے بچے کو کس قدر مشقت کے ساتھ اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے۔ جب کہ باپ بچے کے تمام اخراجات برداشت کرنے کی ذمہ داری کو نبھانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتا۔ اس وجہ سے والدین کا اپنے بچے پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری کے ساتھ ساتھ اپنے محسن والدین کے احسانات کا بھی شکر گذار ہو۔

(۳)[وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ، وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ، وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ، ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ] «لقمان ۱۵»

اور اگر تیرے والدین تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک بنا جس کے بارے میں تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو ان کی بات نہ مانیو' اور دنیا میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے رہیو۔ اور پیروی ان کے طریقہ کی کیجئے گا جو میری طرف رغبت رکھتے ہوں۔ پھر میری ہی طرف تمہارا لوٹنا ہے۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے رہے ہو اس سے تم کو آگاہ کروں گا۔

www.KitaboSunnat.com

امام حافظ ابن کثیر اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

«أي إن حرصا عليك كل الحرص أن تتابعهما على دينهما ، فلاتقبل منهما ذلك ، ولايمنع ذلك من أن تصاحبهما في الدنيا معروفا أي محسنا إليهما ؛ واتبع سبيل المؤمنين»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ تجھ کو اپنے دین کی اتباع پر مجبور کرنے کی غرض سے چاہے جس قدر بھی اصرار کریں ان کی اس بات کو کسی صورت بھی قبول نہ کر۔ اور یہ بات تجھ کو ان کے ساتھ دنیا میں اچھا برتاو کرنے سے کسی طور بھی مانع نہیں ہونی چاہیے۔ اور اہل ایمان کے طریقہ کی پیروی و اتباع برابر کرتے رہو۔

ہمارے خیال کے مطابق اس بات کی تائید تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان سے بھی ہوتی ہے۔

(لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِيْ الْمَعْرُوْفِ)

«متفق علیہ»

یعنی جس کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اس میں کسی شخص کی بھی اطاعت جائز نہیں ہے کیونکہ اطاعت و فرمان برداری تو صرف نیکی کے کاموں میں ہی ہونی چاہیے۔

(۴) یَابُنَیَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ}

«لقمان ۱۶»

اے میرے بیٹے کوئی عمل اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ہو گا تو خواہ وہ کسی گھاٹی میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اللہ تعالیٰ اس کو حاضر کر لے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نہایت ہی دقیق نظر اور باخبر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

(أي إنَّ المظلمَةَ أو الخطيئَةَ لوْ كَانَتْ مثقَالَ حبَّةِ خَرْدَلٍ أحضرَهَا اللهُ تَعَالى يوْمَ القيامَةِ حِيْنَ يَضَعُ الموازِيْنَ القسْطَ وَجَازَى عليْهَا إنْ خيْراً فَخيْر ، وإنْ شراً فشر .)

یعنی کوئی ظلم و زیادتی یا گناہ و لغزش خواہ وہ رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جس وقت عدل و انصاف کے ترازو قائم فرمائے گا اس کو حاضر کر لے گا۔ پھر قوانین عدل کے عین مطابق جزا و سزا کا اہتمام فرمائے گا۔

(۵) {يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ}

اے میرے بیٹے نماز قائم کرو۔

اقامت نماز سے مراد نماز کے ارکان و واجبات کو پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا ہے۔

(۶) {وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ}

اور نیکی کا حکم دو ' اور برائی سے روکو

اس کام کو حکیمانہ انداز میں نہایت پیار اور نرمی کے ساتھ سر انجام دینا ضروری ہے۔

(۷) {وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ}

اور جو مصیبت تمہیں پہنچے اس پر صبر کرو۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اس وصیت سے پہلے اپنے بیٹے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ہدایت کی تھی - اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس بات کا بھی بخوبی علم رکھتے تھے کہ جو شخص بھی نیکی کو پھیلانے کے لئے جدوجہد کرے گا ' یا برائی کے خلاف برسرپیکار رہے گا اس کو مصائب و آلام سے ہر صورت میں نبرد آزما ہونا ہی پڑے گا اس لئے انہوں نے موقع کی مناسبت سے پہلی وصیت کے ساتھ ہی صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین بھی فرما دی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس سلسلہ میں ارشاد ہے:

(المُؤمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ ، أَفْضَلُ مِنَ المُؤمِنِ الَّذِي لاَيُخَالِطُ النَّاسَ وَلاَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ)

(صحیح رواہ أحمد وغیرہ)

یعنی وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور انکی جانب سے پہنچنے والی تکالیف و پریشانیوں پر کبیدہ خاطر ہونے کی بجائے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے اور ان کی جانب سے پہنچنے والے رنج و الم پر صبر و تحمل کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

(۸) ﴿وَلاَتُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ﴾

اور لوگوں سے بے رخی نہ کر

آیت کے اس حصہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

(لاَتُعْرِضْ بِوَجْهِكَ عَنِ النَّاسِ إِذَا كَلَّمْتَهُمْ أَوْ كَلَّمُوكَ احْتِقَاراً مِنْكَ لَهُمْ ، وَاسْتِكْبَاراً عَلَيْهِمْ ، وَلَكِنْ أَلِنْ جَانِبَكَ وَابْسُطْ وَجْهَكَ إِلَيْهِمْ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ایسے وقت میں جب تم لوگوں کے ساتھ گفتگو کر رہے ہو یا وہ تمہارے ساتھ ہمکلام ہو رہے ہوں تو ان کو اپنے سے کم مرتبہ اور اپنے آپ کو ان سے اعلیٰ و ارفع تصور کرتے ہوئے ان سے روگردانی مت کیجئے۔ بلکہ ان کے لئے ہمیشہ اپنے دل میں نرم گوشہ اختیار کئے رکھیئے۔ اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی و کشادہ روئی سے پیش آتے رہیئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سلسلہ میں ارشاد ہے:

(تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ) «صحيح رواه الترمذي وغيره»

یعنی تمہارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرا دینا بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہی ہے۔

(۹) وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا

اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔

یعنی اتراتے، ڈینگیں مارتے، شیخیاں بگھارتے اور غرور و سرکشی کے عالم میں حق و صداقت سے منہ پھیرتے ہوئے زمین پر مت چلو۔ اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنے سے تمہیں باز رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر تم اس قسم کے رویہ سے باز نہیں آو گے تو یہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی و نفرت کا باعث بن جائے گا۔ اس قسم کے طرز عمل میں پائی جانے والی برائیوں اور قباحتوں سے اپنے دامن کو بچائے رکھنے کی مزید تاکید کے لئے حضرت لقمان علیہ السلام نے ساتھ ہی یہ فرما دیا:

{إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ}

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک اللہ تعالٰی کسی تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

امام حافظ ابن کثیر اس آیت کے الفاظ کے معانی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مختال" سے مراد ہر وہ شخص ہے جو غرور متکبر اور گھمنڈ میں مبتلا ہو۔ اور "فخور" ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو دوسروں پر فخر میں فوقیت و فضیلت دیتا ہو۔

(۱۰) ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾

اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر

یعنی چلتے ہوئے میانہ اور اوسط درجہ کی ایسی رفتار اختیار کیجئے۔ جس میں قدم نہ تو آہستہ آہستہ رک رک کر اٹھ رہے ہوں اور نہ ہی ان کے اٹھنے میں ضرورت سے زیادہ عجلت و تیزی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہو۔ بلکہ اس میں حد درجہ توازن و اعتدال ہونا چاہیے۔

(۱۱) وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ

اور اپنی آواز کو پست کرو

یعنی گفتگو کرتے وقت مبالغہ آرائی سے کام مت لو۔ اور بلا ضرورت کڑک کڑک کر باتیں نہ کرو۔ اس کردار کی برائی و قباحت کو بیان کرنے کے لئے حضرت لقمان علیہ السلام نے مزید کہا:

﴿إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مکروہ آواز گدھے کی آواز ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں مذکورہ آیت کی تشریح کرتے ہوئے امام مجاھد کا یہ قول نقل کیا ہے:

قال مجاهد : إن أقبح الأصوات لصوت الحمير : أي غاية مَن رفع صوته أنه يُشبَّه بالحمير في علُوه ورَفعه ، ومع هذا هو بغيض إلى الله ، وهذا التشبيه بالحمير يقتضي تحريمه ذمه غاية الذم

بیشک سب سے بھدی اور بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ اور اپنی آواز کو بلا ضرورت بلند کرنے والے شخص سے متعلق زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ یہی ہے کہ اس کو آواز کے بلند اور اونچا کرنے کی وجہ سے گدھوں سے تشبیہ دے دی جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایسا شخص اللہ تعالی کی نگاہ میں نہایت مبغوض اور غیرپسندیدہ انسان بھی ہے۔ اور گدھوں کے ساتھ ایسے شخص کو دی گئی تشبیہ کا تقاضا تو بہرحال یہی ہے کہ بلا ضرورت آواز کے بلند کرنے کو حرام اور انتہائی قابل مذمت طرز عمل خیال کیا جائے

اس کے علاوہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی بھی نہایت واضح ہیں:

(۱) (لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ ، العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ) « رواه البخاري »

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ف) ہم مسلمان بری مثالوں کے مصداق نہیں ہیں - اپنے ہبہ کی طرف لوٹنے والا (کسی چیز کو عنایت کرکے پھر اس کی واپسی میں دلچسپی لینے والا) بالکل اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے - (یعنی قے کرنے کے بعد اسے کھا لیتا ہے)

ب - إذا سمعتم أصواتَ الديكة ، فسلوا الله مِن فضله ؛ فإنها رأت ملَكاً ، وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعوّذوا بالله من الشيطان ، فإنها رأت شيطاناً) « متفق عليه »

« انظر تفسير ابن كثير جـ٣ / ٤٤٦ »

(ب) جب تم مرغ کی آواز (آذان) سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو ' کیونکہ اس نے اس وقت فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے - اور جب تم گدھے کے رینگنے کی آواز سنو تو شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو - کیونکہ اس وقت گدھے نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے - (دیکھئے تفسیر ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۴۴۶) (۱)

---

(۱) امام مجاہد رحمہ اللہ آیت کریمہ "واغضض من صوتک إن أنکر الأصوات لصوت الحمیر" "الخ" کی تفسیر کے ضمن مذکورہ دونوں حدیثوں سے یہ استدلال کرنا چاہتے ہیں کہ اگر شریعت اسلامیہ میں کسی فعل ' حرکت یا طرز عمل کو کسی قبیح اور بری چیز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہو یا اس کی تصویر کشی اس طرح کی جائے کہ وہ کسی برے اور مکروہ قسم کے منظر کی عکاسی پیش کر رہی ہو تو اس سے اس فعل ' حرکت یا طرز عمل کے حرام و قابل مذمت ہونے کا پتہ چلتا ہے (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیات سے چند اہم مسائل کا استنباط

(۱) باپ کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اپنے بیٹے کو ایسی نصیحتوں سے نوازتا رہے جو اس کے لئے دنیا و آخرت میں نفع بخش، سودمند اور کار آمد ثابت ہو سکتی ہوں۔

(۲) نصیحت کی ابتدا توحید پر قائم رہنے کی تلقین اور شرک سے بچنے کی تنبیہہ سے ہونی چاہیے۔ کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک اتنا بڑا ظلم ہے کہ وہ تمام اعمال کو غارت کر کے رکھ دیتا ہے۔

(۳) اللہ رب العزت کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر جس طرح اس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح والدین کے احسانات اور ان کی جانب سے ملنے والے پیار و محبت کے مقابلے میں اظہار تشکر کے طور پر ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور ان سے خوشگوار تعلقات کو قائم و دائم رکھنا بھی ضروری ہے۔

(۴) لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل ارشاد گرامی کی روشنی میں والدین کی اطاعت و فرمان برداری ہر اس کام میں واجب ہے جس میں اللہ تعالی کی نافرمانی کا احتمال نہ ہو چنانچہ اس سلسلہ میں فرمان نبوی ہے:

(لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِيْ الْمَعْرُوْفِ)

«رواه البخاري»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جس کام میں اللہ رب العزت کی نافرمانی ہو اس میں کسی کی بھی اطاعت نہیں کرنی چاہیے - کیونکہ دوسروں کی اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہی ہے-

(۵) توحید پرست اہل ایمان کے طریقہ کی پیروی ضروری ہے - جب کہ بدعتیوں کے آثار اور ان کے طور طریقوں کی اتباع ناجائز و حرام ہے-

(۶) پوشیدہ اور ظاہر' ہر حالت میں اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہنا چاہیے - نیکی چاہے کتنی معمولی ہی کیوں نہ ہو اسے کسی صورت بھی ہلکا خیال کرکے چھوڑنا نہیں چاہیے- اسی طرح کسی برائی کو چھوٹی برائی تصور کرکے اس کے اجتناب سے کوتاہی ہرگز نہیں برتنی چاہیے-

(۷) نماز کو مکمل یکسوئی کے ساتھ اس کے جملہ ارکان و واجبات سمیت ادا کرنا چاہیے -

(۸) دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے اور انہیں برائی سے باز رکھنے کی کوشش نہایت ضروری ہے - اس کام کو جس قدر بھی علمی روشنی کی مدد سے اور لطف و پیار سے سرانجام دیا جائے گا اتنا ہی بہتر ہو گا- اس مسئلے کی اہمیت کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے

(مَنْ رأى مِنكُمْ مُنكَرا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإيمَانِ) «رواه مسلم»

تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے ہٹا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ پس اگر اس کے لئے برائی کو ہاتھ سے ہٹانا ممکن نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کے خلاف آواز بلند کرے ۔ پس اگر یہ بھی نا ممکن ہو تو پھر کم از کم اسے اپنے دل سے ضرور برا جانے ۔ اور یہ ایمان کا سب سے کمزور پہلو ہے۔

(۹) نیکی کا پرچار کرنے اور برائی سے دوسروں کو باز رکھنے والے شخص کو اپنے اس راستے میں جس قدر بھی ناساعد حالات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اسے اس پر صبر کرنا چاہیے ۔ اور یہ بات یقیناً عزیمت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۰) چال میں تکبر، فخراور غرور کے انداز کو اختیار کرنا حرام ہے۔

(۱۱) رفتار میں اعتدال و میانہ روی کا پایا جانا ضروری ہے ۔ کیونکہ اسلامی نقطہ نگاہ سے رفتار نہ تو بہت زیادہ تیز ہونی چاہیے اور نہ ہی اسے حد درجہ سست روی کی وجہ سے مریل بنا دینا چاہیے۔

(۱۲) ضرورت سے زیادہ آواز کو بلند کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے ۔ کیونکہ ایسا طرز عمل انسانوں کی عادات سے ملنے کی بجائے گدھوں کی عادات سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسن انسانیت کی بچوں کو چند مفید نصیحتیں

امام ترمذی نے اپنی جامع میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حسن صحیح حدیث نقل کی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا کہ آپ نے مجھے مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اے نوجوان! میں تمہیں کام کی چند باتیں سکھاتا ہوں:

(۱) اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ

یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لاؤ اور اس کے منع کردہ کاموں کے ارتکاب سے بچو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہارا ہر طرح سے خیال رکھے گا۔

(۲) اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ

یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت اور اس کے عائد کردہ حقوق کی ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھو تو اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کی اصلاح فرمائے گا اور تم اپنی مدد کے لئے اسے ہر آڑے وقت میں تائید و نصرت سمیت اپنے سامنے پاؤ گے۔

(۳) اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ

جب تم کچھ مانگنا چاہو تو بس اللہ ہی سے مانگو' اور جب تم مدد طلب کرو تو صرف اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے مقصود یہ ہے کہ جب تمہیں دنیا و آخرت کے کاموں میں سے کسی کام سے متعلق مدد درکار ہو تو اس کے لئے تمہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے اپنے ہاتھوں کو پھیلانا چاہیے۔ اور خاص طور پر ایسے کاموں کے لئے تو صرف اور صرف اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیے جن میں اس کے سوا کوئی بھی تعاون و مدد کرنے کی طاقت و قدرت نہیں رکھتا۔ جیسے کہ بیماری سے شفا اور رزق میں کشادگی کی خواہش و طلب وغیرہ کے مسائل ہیں۔ کیونکہ ان مسائل کا تعلق ایسے امور کے ساتھ ہے جن کو اللہ رب العزت نے صرف اور صرف اپنی ذات کے ساتھ ہی خاص کر رکھا ہے۔
(امام نووی اور امام ہیثمی نے اس سے یہی معنی مراد لیا ہے)

واعلَمْ أنَّ الأمَّةَ لوِ اجتَمَعَتْ عَلى أن يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لكَ ، وإنِ اجتَمَعُوا عَلى أن يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ .

اور اچھی طرح جان لو کہ اگر امت کے تمام افراد اکٹھے ہو کر تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہیں تو تجھے صرف اسی چیز کا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے پہلے سے لکھ رکھا ہے۔ اور اگر وہ سارے مل کر تجھے کسی نقصان سے دوچار کرنے پر تل جائیں تو وہ تجھے صرف اسی چیز میں ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے پہلے سے مقدر کر رکھا ہے۔

(۵) (رُفِعَتِ الأقلامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)
«رواه الترمذي وقال حسن صحيح»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم اٹھالئے گئے ہیں اور اوراق خشک ہو چکے ہیں۔

لیکن اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ "توکل علی اللہ" کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انسان صرف یہ سوچ کر ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے کہ چونکہ ہر آدمی کا مقدر تو روز اول سے ہی اللہ تعالیٰ کی جانب سے لکھا جا چکا ہے۔ اور اب جبکہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا بھی کوئی امکان نہیں ہے تو اس صورت میں اس کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سامنے تسلیم و رضا کا پیکر بن جائے اور اپنے حالات کو مادی اسباب کے ذریعہ درست کرنے کی بجائے صرف اعتماد الٰہی کی بنیاد پر اپنی ہر قسم کی جدوجہد سے کنارہ کشی اختیار کر لے۔ بلکہ "توکل علی اللہ" کا مفہوم تو یہ ہے کہ ظاہری و مادی اسباب کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات بزرگ و برتر پر اپنے اعتماد و بھروسہ کا بھرپور اظہار کیا جائے۔ کیونکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹنی کے مالک سے ارشاد فرمایا تھا۔ "اعقلها وتوکل" یعنی پہلے اس کے زانو کو باندھو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا اظہار کرو۔ (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے حسن کہا ہے)

جامع ترمذی کے علاوہ حدیث کی دوسری کتابوں میں مندرجہ ذیل نصیحتوں کا بھی اضافہ ہے:

(۶) (تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ

یعنی اگر خوش حالی و آسودگی کے ایام میں تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کے حقوق کو بھی پورا کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری پوری کوشش کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری نجات کی راہیں ایسے وقت میں وا فرمائے گا جب تم ہر طرف سے بدحالی و درماندگی میں گھر چکے ہو گے۔

(۷) وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ

اور خوب جان لو کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں محروم کر دیا ہے وہ چیز تمہیں کسی صورت بھی حاصل نہیں ہو سکے گی۔ اور اگر وہ تمہیں کسی چیز سے بہرہ مند کرنے کا ارادہ کر چکا ہے تو اس چیز کے تمہارے پاس پہنچنے میں کوئی شخص بھی کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنے کی قطعاً طاقت و ہمت نہیں رکھتا۔

(۸) وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ

اور خوب جان لو کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت صرف صبر و تحمل اور برداشت کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

یعنی دشمن ہو یا نفسانی خواہشات و جذبات ' دونوں کا سر کچلنے اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے تائید الٰہی کے حصول کا واحد ذریعہ صبر و تحمل اور ثبات و برداشت ہی ہے۔

(۹) وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ ،

اور بیشک ہر تنگی کے بعد کشادگی بھی ہے۔

یعنی اس بات کا یقین کر لو کہ اگر مومن مبتلائے رنج و الم ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کے بعد اسے مسرت و شادمانی کا دور دیکھنا بھی ضرور نصیب ہوتا ہے۔

(۱۰) وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا) «حسنه محقق جامع الأصول بشواهده»

اور یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

یعنی اگر مسلمان کو کبھی تنگی و عسرت کے ایک کٹھن مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہے تو اسے اس کے بعد یقیناً سہولت و فراخی کے بھی کئی ایک مراحل میسر آئیں گے۔

حدیث سے ماخوذ چند اہم فوائد

(۱) سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے بے پناہ الفت و محبت کے اظہار کا بیان ' اپنے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھانا اور ان کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے پیار بھرے انداز میں "یا غلام" اے نوجوان! کہہ کر آواز دینا۔

(۲) بچوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری کی تلقین اور اس کی نافرمانی کے ارتکاب سے بچے رہنے کی تنبیہہ کرتے رہنا یقیناً ان کو دنیا و آخرت میں سعادت مندی سے بہرہ ور کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

(۳) اگر کوئی بندہ مومن آسودگی و فراخی ' صحت و تندرستی اور تونگری و خوشحالی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کا خیال رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے حالات میں نجات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہیں کھول دے گا جب وہ ہر طرف سے شدائد و محن اور مصائب و آلام میں گھر چکا ہو گا۔

(۴) والدین اور اساتذہ ' دونوں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کے دلوں میں عقیدہ توحید کو اس طور پر راسخ و مضبوط کر دیں کہ جب بھی انکے دل میں کسی چیز کی طلب و خواہش پیدا ہو یا ان کو کسی معاملہ میں استعانت و مدد درکار ہو تو وہ اس کے لئے صرف اور صرف رب کائنات کے حضور ہی اپنے ہاتھوں کو پھیلائیں۔

(۵) بچوں کے دل میں عقیدہ ایمان کو بھی نہایت مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کی ضرورت ہے اس سلسلے میں یہ بات ان کے علم میں لانی چاہیے کہ ایمان بالقدر (یعنی تقدیر پر ایمان لانا چاہے وہ تقدیر انسان کے حق میں اچھی ہو یا بری) ایمان کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

(۶) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی (وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا) (یعنی خوب جان لو کہ خدا کی تائید و نصرت صبر و تحمل کے ساتھ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور ہر تنگی کے بعد کشادگی ہے اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے) کی روشنی میں بچوں کی تربیت ایسے طور پر ہونی چاہیے کہ وہ اپنے ہر کام کے نیک انجام سے متعلق پر امید ہوں کیونکہ اس طرح وہ صرف یہی نہیں کہ آنے والے دنوں کے خطرات کا مقابلہ نہایت شجاعت و جوانمردی اور قومی و ملی بھرپور جذبوں کے ساتھ کرنے کے قابل ہو سکیں گے بلکہ ان کا وجود امت اسلامیہ کے لئے نہایت مفید و کارآمد بھی ثابت ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکان اسلام

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت میں رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارکان اسلام کے بارے میں ارشاد ہے۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

(۱) وشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جن کی اطاعت و فرمانبرداری خدا تعالیٰ کے دین (اسلام) کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

(۲) وَإِقَامِ الصَّلَاةِ

نماز کو اس کے تمام ارکان اور واجبات سمیت پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا ہے۔

(۳) وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

یعنی زکوۃ کو ادا کرنا ' اور یہ زکوۃ مسلمان پر اس وقت واجب ہو جاتی ہے جب وہ ۸۵ گرام سونا (تقریبا سوا سات تولے) یا اس کے برابر نقد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپے کا مالک ہو جائے۔ اس صورت میں اس کو اڑھائی فیصد کے حساب سے سال گزرنے پر زکوۃ ادا کرنا ہو گی۔ نقد روپے کے علاوہ جن جن چیزوں پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے ان کے نصاب کا تعین بھی اسلامی تعلیمات کے ذریعہ کر دیا گیا ہے۔

(۴) وَحَجِّ الْبَيْتِ

یعنی بیت اللہ کا حج کرنا' اور یہ ہر اس مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے جو مکہ مکرمہ میں خدا کے گھر پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

(۵) وَصَوْمِ رَمَضَانَ »

یعنی ماہ رمضان کے روزے رکھنا' اور روزہ کا مطلب یہ ہے کہ انسان روزے کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے کے علاوہ روزہ کی دیگر تمام منافی چیزوں سے اپنے آپ کو باز رکھے۔

ارکان ایمان

مسلم شریف کی روایت میں ارکان ایمان کی تفصیل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس طرح ہے:

(۱) أن تؤمن بالله :

یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پر تیرا ایمان لانے کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ جس طرح عبادت میں اپنا کوئی ساجھی یا شریک نہیں رکھتا اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنی جملہ صفات میں بھی یگانہ و یکتا ہے۔

(۲) وملائکتہ :

یعنی اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان لانا ' یہ فرشتے نورانی مخلوق ہیں ' جن کو حق تعالیٰ نے اپنے اوامر کی تنفیذ کا فریضہ سرانجام دینے کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔

(۳) وکتبہ :

یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا ' اور وہ کتابیں تورات ' انجیل ' زبور اور قرآن پاک کی صورت میں موجود ہیں۔ البتہ قرآن پاک کو ان تمام کتابوں میں افضل ترین کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

(۴) ورسلہ :

یعنی اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا ' سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ جبکہ سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۵) والیوم الآخر :

یعنی آخرت کے دن پر ایمان لانا ' اور یہ وہ دن ہے جس میں لوگوں کے اعمال کا جائزہ لیا جائے گا اور مکمل جانچ پڑتال کے بعد ان کو جزا یا سزا دی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦) وتؤمن بالقدر خيره وشره :

یعنی قضاء و قدر پر راضی رہنا' چاہے وہ انسان کے حق میں بہتر ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ کائنات میں جو کچھ بھی رونما ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت سے ہی رونما ہوتا ہے لیکن مادی اسباب کا اختیار کرنا اس ایمان کے ہرگز منافی نہیں ہے۔

حق تعالیٰ عرش پر ہے

قرآن کریم' احادیث صحیحہ' عقل سلیم اور فطرت سلیمہ رب العزت کے عرش پر متمکن ہونے کی تائید کرتے ہیں۔

(۱) ارشاد خداوندی ہے :

«الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى» (سورة طه)

یعنی وہ رحمان عرش پر بلند ہوا۔

اس میں بلندی و ارتفاع کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ بخاری شریف میں بعض تابعین سے مذکورہ آیت کریمہ کا یہی معنی و مفہوم نقل کیا گیا ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے پوچھا:

«أَيْنَ اللَّهُ ؟ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ مَنْ أَنَا : قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ، قَالَ : أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ» (رواه مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا۔ آسمان پر ' آپ نے پوچھا میں کون ہوں؟ وہ کہنے لگی آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے (اس کے آقا سے) کہا کہ اس کو آزاد کر دو یہ ایماندار عورت ہے۔

(۳) نماز ادا کرنے والا جب سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس وقت کہتا ہے

«سُبْحَانَ رَبِّيَ الأعلى»

پاک ہے میرا رب بہت بلند۔

اور جب نماز کے بعد دعا کرنا چاہتا ہے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتا ہے۔

(۴) بچوں سے اگر آپ پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو وہ فطرت سلیمہ کی بنیاد پر بے ساختہ جواب دیں گے کہ وہ آسمان پر ہے۔

(۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

«وَهُوَ اللّٰهُ فِيْ السَّمٰوٰتِ . . . .» (سورة الأنعام)

یعنی وہ اللہ آسمانوں پر ہے۔ امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«اِتَّفَقَ الْمُفَسِّرُوْنَ عَلٰى أَنَّنَا لَانَقُوْلُ كَمَا تَقُوْلُ الْجَهْمِيَّةُ (فرقة ضالة) إِنَّ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ ! تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا !! (ومعنى في السموات:على السموات) لٰكِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا وَيَرَانَا ، وَهُوَ فَوْقَ الْعَرْشِ» .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ہم (اہل سنت) اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا عقیدہ نہیں رکھتے جس طرح کا عقیدہ جہمیہ (ایک گمراہ فرقہ) رکھتے ہیں۔ جن کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) ہر جگہ موجود ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جس قسم کی یہ لوگ باتیں کرتے ہیں ان سے بالا و برتر ہے) ان کے مقابلہ میں ہمارا (اہل سنت) کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری آوازوں کو سنتا، اور ہماری ہر ہر حرکت کو دیکھتا ہے۔"

نہایت دلچسپ واقعہ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (وَكَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَماً لِيْ قِبَلَ «أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ» فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَإِذَا بِالذِّئْبِ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا ، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُوْنَ ، لٰكِنِّيْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَفَلَا أُعْتِقُهَا ؟ قَالَ : ائْتِنِيْ بِهَا ، فَقَالَ لَهَا : أَيْنَ اللّٰهُ ؟ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ : مَنْ أَنَا ؟ قَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، قَالَ : أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ) . «رواه مسلم وأبوداود»

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو میری بکریوں کو "احد و جوانیہ" پہاڑوں کے پاس چرایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی تھی۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کی بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک بکری کو اٹھائے جا رہا ہے۔ چونکہ میں بھی بنی آدم کا ایک فرد ہی ہوں۔ عام لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے۔ لہٰذا اس منظر کو دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس لونڈی کو ایک زور دار طمانچہ دے مارا۔ پھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا۔ آپ نے میری اس حرکت کو میرے لئے بہت بڑے گناہ کا موجب قرار دیا۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو میرے پاس لے کر آو۔ تب آپ نے اس سے پوچھا۔ اللہ تعالٰی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا۔ آسمان پر' آپ نے پھر پوچھا۔ میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا۔ آپ اللہ تعالٰی کے رسول ہیں۔ آپ نے (مجھے مخاطب کرکے) فرمایا یہ ایماندار ہے اس کو آزاد کر دو۔

حدیث سے ماخوذ اہم فوائد

۱۔ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) کا معمول تھا کہ ان کو جب بھی کوئی چھوٹی یا بڑی مشکل پیش آتی اس کے بارے میں حکم الٰہی کو جاننے کے لئے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

۲۔ مندرجہ ذیل فرمان الٰہی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر قسم کے اختلافات کا فیصلہ کرانے کے لئے اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کی تعلیمات کی طرف ہی رجوع کیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} «سورۃ النساء»

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے رب کی قسم یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ تم کو اپنے اختلافات میں فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔ بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔

۳۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے صحابی کا اپنی لونڈی کو مارنا اس قدر گراں گزرا کہ آپ نے ایسی حرکت پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے اسے بہت بڑے گناہ کا کام قرار دیا۔

۴۔ آزادی کے لئے غلام یا لونڈی کا صاحب ایمان ہونا ضروری ہے۔ کسی انسان کو کفر کی حالت پر قائم رہتے ہوئے آزادی دینا شرعاً جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کے مالک کو اسے آزاد کرنے کی اجازت دینے سے قبل اس کے ایمان کو جانچنے کے لئے اس سے مختلف نوعیت کے کچھ سوالات پوچھے تھے۔ اور جب آپ نے جان لیا کہ وہ ایمان دار عورت ہے تو اس کے مالک کو اسے آزاد کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی اور اس سے یہ چیز خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ اگر وہ لونڈی کفر کی حالت پر ہی پائی جاتی تو یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آزادی کے لئے حکم صادر نہ فرماتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ کسی کے ایمان کو جانچتے وقت توحید باری تعالیٰ کے بارہ میں ضرور سوالات پوچھنے چاہئیں۔ اور یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے عرش پر بلند ہونے کا مسئلہ توحید سے متعلقہ ان اہم مسائل میں سے ہے جن کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

۶۔ **أَيْنَ اللّٰہ** (اللہ کہاں ہے) کے الفاظ کے ساتھ سوال کرنا جائز ہے۔ چونکہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی الفاظ کے ساتھ لونڈی سے سوال کیا تھا اس لئے سوال کے اس انداز کو سنت طریقے کی حیثیت حاصل ہے۔

۷۔ **أَيْنَ اللّٰہ** (اللہ کہاں ہے) کے الفاظ کے ساتھ پوچھے گئے سوال کے جواب میں **"فِي السَّمَاءِ"** (آسمان پر ہے) کے الفاظ کے ساتھ جواب دینا درست ہے۔ کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال **(أَيْنَ اللّٰہ)** کے جواب میں جب لونڈی نے مذکورہ الفاظ **(فِي السَّمَاءِ)** کے ساتھ جواب دیا تو آپ نے اس کے جواب کو رد نہ فرما کر اس کے جواب کی درستگی کی تصدیق فرما دی تھی۔

اس کے علاوہ **"فِي السَّمَاءِ"** کے الفاظ کے ساتھ جواب دینا قرآن مجید کے اس بیان کے بھی عین مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے بارہ میں **"فِي السَّمَاءِ"** (آسمان پر ہے) کے الفاظ ہی پائے جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

{أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ} «سورة الملك»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کیا تم بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان پر ہے تمہیں زمین میں دھنسا دے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ "من فی السماء" (وہ جو آسمان پر ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ھواللہ" یعنی وہ جو آسمان پر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔

۸۔ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ایمان کی صحت و درستگی سرور دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کو تسلیم کیے بغیر ممکن ہی نہیں۔

۹۔ یہ اعتقاد کہ "اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے" صحت ایمان کی دلیل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ایسا اعتقاد رکھنا ہر مومن کے لئے صحت ایمان کے پیش نظر ضروری بھی ہے۔

۱۰۔ اس حدیث میں ایسے شخص کے غلط نظریئے کا رد بھی پایا جاتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ کیونکہ اس سلسلہ میں حق بات یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی جو معیت و ہمراہی حاصل ہے وہ اس کی ذات کے ساتھ نہیں بلکہ اس کے علم کے ساتھ ہے۔

۱۱۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا لونڈی کو بلا کر اس کے ایمان کی پرکھ کے لئے اس سے بعض سوالات پوچھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم (لونڈی کے ایمان کا علم) نہ رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اس سے ان صوفیاء کا بھی رد ہو جاتا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم رکھتے تھے۔

رسول پاک کی والدین اور بچوں کے نام چند اہم ہدایات

(۱) رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

قال رسول الله ﷺ : (کلکم راع ومسؤول عن رعیته ، فالإمام راع ومسؤول عن رعیته ، والرجل راع في أهله وهو مسؤول عن رعیته ، والمرأة في بیت زوجها راعیة ، وهي مسؤولة عن رعیتها ، والخادم في مال سیده راع وهو مسؤول عن رعیته) « متفق علیه »

تم میں سے ہر ایک زمہ دار ہے اور اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں باز پرس ہو گی۔ چنانچہ حاکم نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے بارہ میں پوچھ گچھ کی جائے گی۔ آدمی اپنے زیر کفالت افراد کا پاسبان ہے اور وہ ان کے بارہ میں جوابدہ ہو گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اس سے گھر کی نگرانی کے بارہ میں پوچھ پاچھ کی جائے گی۔ اور ملازم اپنے آقا و مالک کے مال و متاع کا محافظ ہے اس سے مال و متاع کی حفاظت کے بارے میں استفسار کیا جائے گا۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول (صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

(أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)

کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کا مد مقابل ٹھہرائے حالانکہ اسی ذات حق نے تجھے وجود بخشا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد پھر کونسا گناہ بڑا گناہ ہو گا؟

آپ نے فرمایا!

(أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ)

کہ تو اپنے بچے کو محض اس خوف کی وجہ سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ مل کر کھائے گا (اور تو سوچتا ہے کہ میں تنگدستی کی وجہ سے اسے کہاں سے کھلاؤں گا)

میں نے پھر استفسار کیا کہ اس کے بعد پھر کونسا گناہ سب سے بڑا گناہ ہو گا؟

آپ نے فرمایا!

(أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ) «متفق علیہ»

کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ فحاشی کا ارتکاب کرے۔

(۳) نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے!

(اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ) «متفق علیہ»

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان ہر طرح سے (مال و متاع کی تقسیم، عطیات وہبات وغیرہ کی عنایت و بخشش میں) عدل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف کو قائم کرو۔

(۴) سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ ، كَمَثَلِ البَهِيمَةِ تُنْتَجُ البَهِيمَةَ ، هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ) «رواه البخاري»

ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین ہی اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا ڈالتے ہیں۔ جس طرح کہ ایک چوپایہ پیدائش کے وقت صحیح و سلامت اور کامل الخلقت چوپائے کو ہی جنم دیتا ہے (پھر اس کے بعد ہی اس کے کان کو کاٹا جاتا ہے) کیا تو نے ان جانوروں میں کوئی ایسا جانور بھی دیکھا ہے جو کان کٹا ہی پیدا ہوا ہو؟ (ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ کان کو پیدائش کے بعد ہی کاٹا جاتا ہے)

(۵) نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

(مِنَ الكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ : يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ) «متفق عليه»

آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ وہ اس طرح کہ جب وہ کسی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ بھی جواب میں اس کے باپ کو گالی دے گا۔ اسی طرح جب وہ دوسرے کی ماں کو برا بھلا کہے گا تو وہ بھی جواب میں اس کی ماں کو برا بھلا ہی کہے گا۔

(۶) ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے جواب دیا:

(أُمُّكَ) تیری ماں ہے۔

اس آدمی نے دوبارہ عرض کیا! پھر کون ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

(أُمُّكَ) تیری ماں ہے۔

اس نے سہ بارہ پوچھا پھر کون ہے؟

آپ نے فرمایا:

(أُمُّكَ) تیری ماں ہے۔

اس نے چوتھی مرتبہ پھر آپ کی خدمت میں عرض کیا پھر کون ہے؟

آپ نے جواب دیا:

(أَبُوكَ) تیرا باپ ہے۔ (بخاری و مسلم)

والدین اور استاد کی ذمہ داری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا»

(سورۃ التحریم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

ماں 'باپ' استاد اور سوسائٹی کا ہر فرد۔اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے نسل انسانی کی تربیت کے بارہ میں جواب دہ ہے۔ ان لوگوں نے اگر نسل انسانی کو حسن تربیت سے آراستہ کر دیا ہو گا تو اس کی سعادت مندی کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل ہو جائے گی اور اگر اسکی تربیت کے سلسلہ میں ذرا برابر بھی ان کی جانب سے کسی قسم کی کوتاہی کا ارتکاب ہوا ہو گا تو نسل انسانی کی شقاوت و بدبختی کا بوجھ ان سب کی گردنوں پر ہو گا یہی وہ بات ہے جس کو حدیث شریف میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

«كُلُّكُمْ رَاعٍ ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» (متفق عليه)

تم میں سے ہر ایک ذمہ دار و نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارہ میں باز پرس ہو گی۔

پس وہ شخص جس نے اپنے آپ کو دوسروں کی تعلیم و تربیت پر لگا رکھا ہے اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں بشارت و خوشخبری کی نوید ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

«فَوَاللهِ لأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِداً خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ» (رواه البخاري ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخدا اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت سے نواز دے تو یہ تمہارے حق میں بہت سارے سرخ اونٹوں کے مالک بن جانے سے بھی بہتر ہے۔

اور والدین کے لئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل صحیح حدیث میں بشارت سنائی گئی ہے:

«إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ» (رواہ مسلم)

جب انسان کو موت آلیتی ہے تو ہر قسم کے عمل کا تعلق اس سے کٹ جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں جن سے اس کو برابر ثواب پہنچتا رہتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱- صدقہ جاریہ

۲- علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں

۳- نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے۔

اور دوسروں کی تربیت کے فریضہ کو سرانجام دینے والوں کو چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اس اصلاحی کام کی ابتدا اپنے آپ سے کریں۔ اس لئے کہ بچوں کی نظر میں اچھائی صرف وہ ہے جس کو والدین اور اساتذہ سر انجام دیتے ہیں اور ہر وہ چیز ان کی نگاہ میں گھٹیا ہے جس کے ارتکاب سے والدین اور اساتذہ احتراز کرتے ہیں اور بلاشبہ استاد اور والدین کا بچوں کے سامنے اعلیٰ کردار پیش کرنا ان کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم و تربیت کے چند بنیادی اصول

بچوں کی تربیت کے ضمن میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) بچے کو چھوٹی عمر میں ہی کلمہ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ» کی صحیح ادائیگی کی تعلیم دینی چاہیے اور جب اس کی عمر بڑی ہو جائے تو مذکورہ کلمہ طیبہ کا یہ معنی و مفہوم اس کے ذہن نشین کرانا چاہیے کہ "اللہ کے سوا کائنات میں کوئی سچا معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے ساتھ ایمان کے بیج کو بچپن ہی سے بچے کے دل میں بو دینا چاہیے اور یہ بات اس کے ذہن میں بٹھا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جو صرف اکیلا بغیر کسی معاون کے ہمیں پیدا کرنے والا' ہمارا روزی رساں اور پیش آنے والی مشکلات میں ہماری مدد فرمانے والا ہے۔

(۳) بچوں کے دل میں جنت کے حصول کا شوق پیدا کرنا نہایت ضروری ہے اور اس سلسلے میں ان کو یہ بتایا جائے کہ جنت صرف اس کو ملے گی جو نماز ادا کرے ' روزہ رکھے اور اپنے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور ہر وہ کام بجالائے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہوں اسی طرح ان کے دلوں میں جہنم کی آگ کی ہولناکیوں اور وحشتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بھی خوف پیدا کرنا ضروری ہے اور یہ بات ان کے علم میں لانی چاہیے کہ جہنم میں صرف وہ شخص ہی جھونکا جائے گا جو نماز کی ادائیگی سے غفلت کا شکار ہوا۔ والدین کی نافرمانی کی۔ اللہ تعالٰی کی ناراضگی کو مول لیا۔ خدا تعالٰی کی نازل کردہ شریعت کو چھوڑ کر انسانوں کے وضع کردہ نظاموں سے رہنمائی حاصل کی اور دھوکا ' جھوٹ ' سود اور دیگر ناجائز ذرائع سے لوگوں کے مالوں کو ہڑپ کیا۔

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچیرے بھائی کو تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

«إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ»

(رواه الترمذي وقال حسن صحيح)

یعنی جب تمہیں کسی چیز کے متعلق سوال کرنا ہو تو صرف اللہ ہی سے سوال کرو اور اگر تمہیں مدد درکار ہو تو صرف اللہ تعالٰی ہی سے مدد طلب کرو۔

مندرجہ بالا حدیث کے مطابق بچوں کو اس بات کی تعلیم دینی چاہیے کہ وہ اپنی تمام ضروریات اللہ تعالٰی کے سامنے ہی پیش کریں اور مشکلات میں پھنس جانے کی صورت میں صرف اسی کے حضور اپنے ہاتھ پھیلائیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی تعلیم و تربیت

(۱) لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کے لئے نماز کی تعلیم و تربیت کی ابتدا بچپن ہی سے کر دینی چاہیے تاکہ وہ بڑے ہو کر نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے عادی بن سکیں۔ یہ وہ بات ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحیح حدیث میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

«عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمُ الصَّلَاةَ إِذَا بَلَغُوا سَبْعاً ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْراً ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ»

. (صحيح رواه أحمد)

تمہارے بچے جب سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو نماز پڑھنا سکھلاو اور دس سال کی عمر کو پہنچ کر اگر وہ نماز میں کوتاہی برتیں تو ان پر سختی کرو اور عمر کے اس حصہ کو پہنچنے کے بعد ان کی خواب گاہیں الگ کر دو۔

اس سلسلہ میں خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے کے لئے والدین اور استاد کو چاہیئے کہ وہ بچوں کے سامنے وضو کر کے نماز ادا کریں تاکہ بچے ان کو دیکھ کر وضو کرنے اور نماز پڑھنے کے صحیح طریقہ سے واقف ہو سکیں۔ اس کے علاوہ والدین کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد میں لے جایا کریں اور گھر میں احکام نماز پر مشتمل کوئی کتاب لا کر رکھیں جس کے پڑھنے کا انہیں برابر شوق دلاتے رہیں تاکہ اس کتاب کے مطالعہ سے گھر کے تمام افراد نماز کے احکام سے متعلق ضروری معلومات حاصل کر سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یاد رکھیں کہ نماز کی تعلیم کے ضمن میں والدین یا استاد کی طرف سے جو بھی کوتاہی سرزد ہو گی اس سے متعلق ان کو بہرحال خدائے بزرگ و برتر کے ہاں جواب دینا ہو گا۔

(۲) بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینا بھی ضروری ہے۔ چونکہ قرآن پاک کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اس لئے ابتدا میں سورہ فاتحہ کے ساتھ چھوٹی چھوٹی سورتیں اور تشہد (**التحیات للہ**) بچوں کو زبانی یاد کروانا چاہیے بچوں کے لئے کسی ایسے ٹیوٹر کا اہتمام بھی کرنا چاہیے جس سے وہ تجوید، حفظ قرآن اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کر سکیں۔

(۳) نماز جمعہ اور دوسری تمام نمازوں کو مسجد میں مردوں کی صف سے پچھلی صف میں کھڑے ہو کر ادا کرنے کا شوق بچوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہیے اور اگر کبھی کبھار ان سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو ڈانٹ ڈپٹ اور سختی کا مظاہرہ کر کے ان کو ذہنی اذیت میں مبتلا کرنے کی بجائے نہایت شفقت و محبت کے ساتھ ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی جانی چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہماری سختی کے نتیجہ میں وہ سرے سے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیں اور ہم ثواب کی امید رکھے رکھے الٹا گنہگار ٹھہر جائیں۔ اگر ہم ایسے موقع پر اپنے بچپن کے زمانہ میں کھیل کود کے شوق کو یاد کر لیا کریں تو ان بچوں کے عذر کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔

(۴) سات سال کی عمر سے ہی بچوں کو روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے تاکہ جب وہ بلوغت کی عمر کو پہنچیں تو روزہ ان کی معمول کی زندگی کا حصہ بن چکا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرمات سے بچنے کی تلقین

(۱) بچوں کو کفر کے ارتکاب ' گالی گلوچ ' لعن طعن ' بکواس اور فضول و گھٹیا قسم کی گفتگو کرنے سے خبردار کرتے رہنا چاہیے اور نہایت شفقت و پیار کے انداز میں ان کو یہ باور کرانا چاہیے کہ کفر کا راستہ انسان کے لئے تباہی و بربادی کا راستہ ہے- یہ اس کو جہنم تک پہنچا کر ہی دم لیتا ہے- ہم بڑوں کو بھی چاہیے کہ ہم ان کے سامنے اپنی زبان کا استعمال نہایت محتاط انداز سے کریں تاکہ ہماری شخصیت ان کے لئے ایک مثالی انسان کی حیثیت اختیار کر سکے-

(۲) ہر وہ کھیل جسے جوئے کی مختلف شکلوں میں کھیلا جاتا ہے اس کے انجام بد سے بچوں کو آگاہ کرنا چاہیے- خواہ یہ کھیل "لاٹری" کی شکل میں ہو یا "کیرم بورڈ" کی شکل میں 'اور چاہے یہ کھیل محض تفریح طبع اور وقت گزاری کے لئے ہی کیوں نہ کھیلا جا رہا ہو اس لئے کہ ایسے کھیل کی ابتدا تو شاید دل بہلانے کی غرض سے ہو لیکن آخر کار اس سے ان کو باقاعدہ شرطیں لگا کر جوا کھیلنے کی عادت بھی پڑ سکتی ہے اور جوا ایسا برا کھیل ہے جو آپس میں دشمنیوں کو جنم دیتا ہے اور انسانی زندگی کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہے- جوئے کا یہ کھیل مال اور وقت کے ضیاع کا باعث بھی ہوتا ہے یہاں تک کہ نمازیں بھی اس کی نذر ہو جاتی ہیں-

(۳) فحش ' جنسی لٹریچر اور جاسوسی ناولوں کے پڑھنے 'عریاں تصاویر سے لطف اندوز ہونے سے بچوں کو سختی سے روکنا چاہیے- یہی نہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو اخلاق باختہ قسم کی فلموں کو سینما گھروں میں جا کر یا ٹی وی پر دیکھنے سے بھی باز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے ان کے اخلاق پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور ان کا مستقبل تباہ و برباد ہو جائے گا۔

(۴) بچے کو تمباکو نوشی کے اثرات بد سے بھی آگاہ کرنا چاہیے اور یہ بات اس کو ذہن نشین کرانی چاہیے کہ دنیا بھر کے حکماء اور اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ تمباکو نوشی انسانی جسم کے لئے نقصان دہ ہے اس عادت سے جسم کینسر جیسی مہلک بیماری سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اس سے دانتوں کی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں اور ہر وقت منہ سے بدبو اٹھتی رہتی ہے۔ تمباکو نوشی کی وجہ سے سینے کا اندرونی نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے اور جب تمباکو نوشی کا سرے سے کوئی فائدہ ہی نہیں بلکہ اس کا وجود انسانی زندگی کے لئے سراسر نقصان ہی کا باعث بنتا ہے تو اس کا استعمال کرنا اور بیچنا حرام ٹھہرتا ہے۔ تمباکو نوشی سے روکنے کے ساتھ ساتھ بچوں کو پھل فروٹ اور دیگر اچھی اچھی خوش ذائقہ مفید چیزیں استعمال میں لانے کی ضرورت پر زور دینا چاہیے۔

(۵) ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم بچوں کو قولی و عملی اعتبار سے سچائی کا عادی بنائیں اور اس کے لئے ضروری ہو گا کہ ہم ان کے ساتھ ہنسی و مذاق کے انداز میں بھی جھوٹ بولنے سے گریز کریں چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

«مَنْ قَالَ لِصَبِيٍّ تَعَالَ هَاكَ (خُذْ) ثُمَّ لَمْ يُعْطِهِ فَهِيَ كَذِبَةٌ»

(رواه أحمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے بچے کو کوئی چیز دینے کا بہانہ کرکے بلایا اور پھر وہ چیز اس کو نہ دی تو اس کا یہ عمل اس کے اعمال نامہ میں جھوٹ کے طور پر لکھا جائے گا۔

(۶) رشوت ' سود ' چوری اور دھوکا دہی کے ذریعہ کمائے ہوئے حرام مال سے اپنی اولاد کا پیٹ بھرنے سے ہمیں ہر صورت میں احتراز کرنا ہو گا ایسی خوراک ان کی شقاوت و بدبختی کا جہاں باعث بنے گی وہاں ان میں نافرمانی و سرکشی کے جراثیم کو بھی جنم دے گی۔

(۷) کسی صورت میں بھی بچوں کے لئے اپنی زبان سے ان کے تباہ و برباد ہونے یا غیظ و غضب کا نشانہ بننے کے لئے بد دعا نہ کریں۔ اس لئے کہ کوئی گھڑی ایسی بھی ہوتی ہے جس میں جو بھی دعا یا بددعا کی جاتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ فورا قبول فرما لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس قسم کا رویہ بچوں کو مزید گمراہی و سرکشی کے رستہ پر دھکیل دیتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہم ایسے حالات میں ان کے لئے بددعا کرنے کی بجائے ان کے حق میں یہ دعائیہ کلمات کہیں :

"اَصْلَحَكَ اللّٰہ"

یعنی اللہ کرے کہ تو راہ راست پر آ جائے۔

(۸) بچوں کو شرک باللہ کے مہلک اثرات سے بھی خبردار کرنا چاہیے اور ان کو بتانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فوت شدہ لوگوں کے سامنے اپنی حاجات کے لئے التجائیں کرنا اور مشکلات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے کیونکہ وہ تمام لوگ جن کو اللہ کے سوا پکارا جاتا ہے وہ محض اللہ کے بندے ہیں اور وہ نفع و نقصان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعاً مالک نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

«وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ، فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ» (سورة یونس)

اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو مت پکارو جو تجھے نہ فائدہ دے سکتی ہے نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں (مشرکوں) میں سے ہو گا۔

حجاب و ستر پوشی

(۱) لڑکی کو بچپن ہی سے اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھنے کی تلقین کرنا ضروری ہے تاکہ بلوغت کی عمر کو پہنچنے تک وہ ساتر لباس پہننے کی عادی ہو چکی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ ان کو چھوٹی عمر ہی سے تنگ و مختصر قسم کا لباس پہنانے سے گریز کریں اور شرٹ و پتلون پر مشتمل لباس ان کو ہرگز لا کر نہ دیں۔ اس لئے کہ ایسا لباس مردوں کے لباس سے ملتا جلتا ہے اور مزید برآں نوجوان طبقہ کے بگاڑ اور فساد کا بھی باعث بنتا ہے اور بچی جب سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے دوپٹہ یا رومال وغیرہ سے سر کو ڈھانپ کر رکھنے کی تلقین کرنی چاہیے اور جونہی وہ بلوغت کی عمر کو پہنچے تو اسے اپنے چہرہ کو چھپا کر رکھنے کی ہدایت کرنی چاہیے۔ اور اس سے کہا جائے کہ وہ عمر کے اس حصہ میں اپنے جسم کو چھپانے کے لئے ایک ایسا سیاہ رنگ کا لمبا، کھلا اور ساتر قسم کا لباس (بڑی چادر یا برقعہ) زیب تن کرے جو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شرافت کا نگہبان اور اس کی شرم و حیا کا محافظ ہو اور یہی وہ عظیم مقاصد ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم تمام مومن عورتوں کو حجاب کی پابندی اختیار کرنے کی دعوت ان الفاظ میں دے رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيبِهِنَّ ، ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلاَ يُؤْذَيْنَ»

(سورۃ الاحزاب)

اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جا سکے۔

اور اللہ تعالیٰ مومن عورتوں کو بے پردگی اور بے جا زیب و زینت کے اختیار کرنے سے روکتے ہوئے یوں ارشاد فرماتا ہے:

«وَلاَ تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الأُولَى» (سورۃ الأحزاب)

سابقہ دور جاہلیت کی سج دھج کے ساتھ ظاہر نہ ہوں۔

(۲) لڑکی ہو یا لڑکا ہر ایک کو اس بات کی تلقین کرنی چاہیے کہ وہ اپنی جنس کے لئے بنا ہوا خاص لباس ہی استعمال کرے تاکہ وہ دوسری جنس کے افراد کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے محفوظ رہ سکے اس کے علاوہ بچوں کو اس بات کی بھی ہدایت کرنی چاہیے کہ وہ غیر مسلم قوموں کے ایجاد کردہ تنگ پتلون ایسے لباس ' یونیفارم اور اخلاق باختہ فیشنوں سے اپنے آپ کو بچائیں کیونکہ وہ لوگ جو اس قسم کے کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لئے حدیث میں سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَلَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ» (رواه البخاري)

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور آپ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی سی حرکتیں کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر بھی لعنت بھیجی جو مردوں کے طور طریقے اختیار کرتی ہیں۔

ایک اور حدیث میں آپ یوں ارشاد فرماتے ہیں:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» (صحيح رواه أبو داود)

یعنی جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے گا وہ ان ہی کا ایک فرد سمجھا جائے گا۔

اخلاق و آداب

(۱) اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمیں بچے کو اس بات کا عادی بنانا چاہیے کہ وہ کسی چیز کو لینے، دینے، کھانے، پینے اور اسی طرح لکھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے اور مہمان کی میزبانی کے فرائض ادا کرتے وقت اپنا دایاں ہاتھ استعمال کرے' اس کے علاوہ اس کو اس کی بھی ہدایت کرنی چاہیے کہ وہ ہر کام شروع کرتے وقت "بِسمِ اللّٰہ" ضرور پڑھا کرے اور خاص طور پر کھانا کھانے یا پانی وغیرہ پینے سے پہلے اس کا ضرور خیال رکھے اور اس کو اس بات کی بھی تلقین کرنی چاہیے کہ وہ جب کھانا کھائے تو بیٹھ کر کھائے اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد "اَلحَمدُ لِلّٰہ" ضرور پڑھا کرے۔

(۲) بچے کو نظافت و پاکیزگی کا عادی بنانا چاہیے اس کو بتایا جائے کہ وہ باقاعدگی سے اپنے ناخن اتارا کرے۔ کھانا کھانے سے پہلے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح دھویا کرے اس کے علاوہ اس کو استنجا کرنے کی تعلیم بھی دی جائے اور یہ بات اس کے علم میں لائی جائے کہ وہ جب قضاء حاجت سے فارغ ہو جائے تو ٹشو پیپر (Tissue Paper) یا پانی سے اچھی طرح صفائی کرے۔ کیونکہ اس طرح اس کی نماز بھی درست ہو گی اور کپڑے بھی ناپاک ہونے سے محفوظ رہیں گے۔

(۳) ہمیں بچوں کو نصیحت بڑی نرمی کے ساتھ علیحدگی میں کرنی چاہیے اور کسی کوتاہی کی وجہ سے دوسروں کے سامنے ان کی سرزنش کر کے ان کو رسوا کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور اگر کبھی کبھار وہ روکنے کے باوجود نافرمانی کے راستہ پر چلنے سے باز نہ آئیں تو ان کے ساتھ ناراضگی کے اظہار کے لئے تین دن تک گفتگو کرنا چھوڑ دیں اور تین دن کی شرط اس لئے ہے کہ تین دن سے زیادہ ناراضگی شرعاً جائز نہیں ہے۔

(۴) بچوں کو خاموشی کے ساتھ اذان سننے اور موذن کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں انہی کلمات کو دہرانے کے لئے کہا جائے اور جب اذان ختم ہو جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل دعائے وسیلہ پڑھنے کی ہدایت کی جائے:

(اللهم ربَّ هذه الدعوة التامة ، والصلاة القائمة ، آت محمداً الوسيلة والفضيلة ، وابعثه مقاماً محموداً الذي وعدته) . « رواه البخاري »

اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو (شفاعت کے) مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔

(۵) اگر ممکن ہو تو ہمیں ہر بچے کے لئے علیحدہ بستر کا انتظام کرنا چاہیے ورنہ ہر ایک کے لئے کم از کم علیحدہ لحاف تو ضرور ہونا چاہیے اور اگر گھر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کمروں کا بندوبست ہو جائے تو یہ بہت ہی بہتر ہو گا یہ طریق کار یقیناً ان کے اخلاق کی درستگی اور ان کی صحت کی حفاظت کا ضامن ہو گا۔

(۶) بچے کو اس بات کی عادت ڈالی جائے کہ راستے میں کسی گندی چیز کے پھینکنے سے باز رہے بلکہ اگر وہاں کوئی ایسی چیز ہو تو اس کو ہٹا دیا کرے۔

(۷) غلط کار دوستوں کی رفاقت کے اثرات بد سے بچوں کو آگاہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا چاہیے اور بازار اور گلیوں میں فضول کھڑے رہنے سے ان کو روکا جائے اور اس کے لئے ان کی کڑی نگرانی ہونی چاہیے۔

(۸) جب بھی بچوں کے ساتھ آپ کا آمنا سامنا ہو۔ چاہے گھر کے اندر ہو یا سر راہ پر یا کلاس روم میں ---- تو آپ ان کو مندرجہ ذیل الفاظ میں سلام کہیں **"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ"** یعنی تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی' اس کی رحمت اور اس کی برکات نازل ہوں۔

(۹) بچے کو اس بات کی تلقین کرتے رہیے کہ وہ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور اپنی کسی حرکت سے ان کا دل نہ دکھائے۔

(۱۰) بچے کو ایسی عادت ڈالیں کہ وہ مہمان کی عزت و تکریم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور اس کی خدمت و تواضع میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے۔

تربیت جہاد

(۱) جہاد کے نقطہ نگاہ سے اگر بچوں کی تربیت کرنا مقصود ہو تو گھر کے سربراہ کو تمام افراد خانہ کے ساتھ اور استاد کو اپنے شاگردوں کے ساتھ گاہے بگاہے مل بیٹھنے کا کوئی پروگرام ترتیب دیتے رہنا چاہیے جس میں وہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حیات صحابہ کے موضوع پر لکھی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کتاب کو تسلسل و باقاعدگی کے ساتھ پڑھا کریں۔ اس سے ان کو اس بات کا اندازہ لگانے میں رہنمائی حاصل ہو گی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہادر اور نڈر سپہ سالار ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت اعلیٰ عسکری و قائدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے اور حضرات ابوبکر' عمر' عثمان' علی' معاویہ اور دیگر صحابہ کرام "رضوان اللہ علیہم" وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے علاقوں کو فتح کر کے ان پر اسلام کے علم کو سربلند کیا اور ہمیں ان کی وجہ سے ہی ایمان و رشد کی دولت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر جو بات ان کے ذہنوں میں اچھی طرح بٹھانی چاہیے وہ یہ ہے کہ ان صحابہ کرام کی کامیابی کا تمام تر انحصار صرف اس بات پر تھا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ ایمان سے آباد اور جذبہ جہاد سے سرشار تھے۔ انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن و سنت کو عملی طور پر نافذ کر رکھا تھا اور نہایت بلند پایہ اخلاق کے مالک تھے۔

(۲) بچوں کی تربیت اس نہج پر ہونی چاہیے کہ وہ بڑے ہو کر بہادر بنیں۔ نیکی کو پھیلانے اور برائی کا قلع قمع کرنے کے لئے جدوجہد کرنے والے ہوں اور ان کے دل خدا تعالیٰ کے خوف کے سوا ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو جائیں۔ ایسی تربیت کے پیش نظر ضروری ہو گا کہ بچوں کو جھوٹے' خیالی اور بے سروپا قصے کہانیاں سنا سنا کر خوف زدہ کرنے سے سختی کے ساتھ احتراز کیا جائے۔

(۳) دشمنانِ اسلام خاص کر صیہونی امت اسلامیہ پر جو مظالم ڈھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں اس کے خلاف بچوں کے دلوں میں انتقام کے جذبہ کو ابھارنا چاہیے اور ان کو یہ باور کرانا چاہیے کہ فلسطین و قدس شریف کی آزادی کے لئے امت اسلامیہ کی نگاہیں اپنے انہی نوجوانوں پر لگی ہوئی ہیں اور ایک دن آئے گا جب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کامیابی ہمارے ان نوجوانوں کے قدم چومے گی۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں اور جہاد فی سبیل اللہ کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیں۔

(۴) بچوں کے عام مطالعہ کے لئے ایسے کتابچے خرید کئے جائیں جو اسلامی تاریخ کے ان اہم واقعات و حوادث پر مشتمل ہوں جن کا پڑھنا بچوں کی اسلامی نہج پر تربیت کے حوالہ سے مفید و معاون ثابت ہو سکتا ہو۔ اس ضمن میں قرآنی قصص ' سیرت طیبہ کے واقعات ' مایہ ناز تذکرِ صحابہ کے حالات زندگی اور قابل فخر بہادر مسلم قائدین کے کارناموں پر روشنی ڈالنے والی سلسلہ وار چھوٹی چھوٹی کتابیں بڑا اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ چنانچہ "شمائل محمدی ' اخلاق نبوی ' ادب اسلامی" اور "عقیدہ کتاب و سنت کی روشنی میں" اور اس قسم کی دیگر کتابوں کے مطالعہ سے بچوں کی تربیت کے ضمن میں بڑے دوررس نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

صلہ یہ دونوں کتابیں فضیلۃ الشیخ محمد جمیل زینو حفظہ اللہ کی مشہور تصنیفات میں سے ہیں اور یہ دونوں اردو ترجمہ کے ساتھ منصہ شہود پر آچکی ہیں اور یاد رہے کہ پہلی کتاب "شمائل محمدی" کے نام سے جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات کی طرف سے چھپوا کر مفت تقسیم کی جا چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے معاملے میں عدل و انصاف سے کام لینا

(۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِيْ بِبَعْضِ مَالِه ، فَقَالَتْ أُمِّيْ : - عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ - : لاأَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْطَلَقَ أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِيْ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ ؟) قَالَ : لَا ، قَال : (اتَّقُوا اللهَ ، وَاعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ) «متفق عليه»

(۱) حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے اپنے مال کا کچھ حصہ عنائت کیا تو میری والدہ (حضرت عمرہ بنت رواحہ) نے میرے والد سے کہا کہ مجھے تب تک خوشی نہ ہو گی جب تک کہ آپ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہیں بنا لیتے۔ تو میرے والد رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مالی عطیہ پر گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے پوچھا۔ کیا تم نے عطیہ دینے میں اپنے تمام بچوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے؟ میرے والد نے جواب دیا۔ نہیں ' آپ نے فرمایا اللہ کا خوف کھاؤ اور اپنے بچوں کے درمیان عدل و انصاف کے رویہ کو اپناؤ۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں اس طرح ہے :

(فَلَا تُشْهِدْنِي إِذَنْ ، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)

«أخرجه مسلم والنسائي»

رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر معاملہ کی نوعیت ایسی ہی ہے تو پھر مجھے اس پر گواہ مت بناؤ۔ کیونکہ میں ظلم و زیادتی پر گواہ نہیں بنوں گا۔ (مسلم، نسائی)

(۲) آپ اپنے بچوں کو جب عطیات سے نواز رہے ہوں یا ان کے نام وصیت کر رہے ہوں تو ہر حالت میں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان کے درمیان عدل و انصاف کی فضا کو برقرار رکھنے کے لئے ان سب کے ساتھ مساویانہ اور غیر امتیازی سلوک کریں۔ اور ورثا میں سے کسی ایک وارث کو بھی اس کے حق سے محروم کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں، بلکہ آپ کو چاہیے کہ آپ وراثت کے باب میں خداوند عالم کی اس تقسیم کو برضا و رغبت تسلیم کر لیں جس کے تحت اس نے ورثا کے مختلف حصص مقرر کر رکھے ہیں۔ اور اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ آپ کی ذاتی پسند و ناپسند آپ کو کسی طور بھی حق کے راستے سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہ ہونے پائے۔ اور کسی وارث کے ساتھ آپ کی ذاتی دلچسپی اس حد تک بھی آپ کو متاثر نہ کر دے کہ آپ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی بجائے ظلم و زیادتی کی راہ کو اختیار کر بیٹھیں۔ کیونکہ اگر آپ اس قسم کے جرم کے مرتکب ہوئے تو یقیناً آپ کا یہ طرز عمل اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اپنے ہی ہاتھوں جہنم کی دھکتی ہوئی آگ میں جھونکنے کے مترادف ہو گا۔ ہمارے معاشرے میں کتنے ہی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو راہ حق سے انحراف کرکے اپنی دولت اپنے بعض ورثا کے نام تو کر بیٹھے لیکن اس کے نتیجے کے طور پر ورثا کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کینہ و بغض کی نہ بجھنے والی ایسی آگ بھڑک اٹھی جسے ٹھنڈا کرنے کے لئے انھیں مجبورا عدالتوں کے چکر کاٹنے پڑے۔ جہاں انہوں نے انصاف کی تلاش میں افسران اور وکلاء پر اپنی دولت کا بلا دریغ استعمال کیا۔ لیکن اس سعی لا حاصل کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اپنی رہی سہی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔

نوجوان طبقہ کے مسائل کا حل

اسلامی نقطہ نگاہ سے نوجوان نسل کو درپیش مسائل کی دلدل سے نکال کر جادہ حق پر لا کھڑا کرنے کا بہترین حل ان کو بروقت مناسب رشتہ ازدواج میں منسلک کر دینا ہے۔ بشرطیکہ ان کو وہ تمام اسباب میسر آ جائیں جن کو بروئے کار لا کر وہ شادی کے موقع پر حق مہر وغیرہ کی شکل میں اٹھنے والے اخراجات کو برداشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اس سلسلہ میں ارشاد نبوی ہے:

(يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ) «متفق علیہ»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جس کسی کو شادی کے اخراجات برداشت کرنے کی ہمت ہو اسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ نکاح آنکھوں میں شرم و حیا کے پیدا کرنے اور ستر کی صیانت و حفاظت کا اہم وسیلہ ہے۔ اور جو شخص شادی کے اخراجات برداشت کرنے کی ہمت نہ پا رہا ہو اُس کو چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ ان حالات میں اس کے لئے حیوانی خواہشات و جذبات پر قابو پانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اور بعض لوگ محض تعلیمی سلسلہ کے منقطع ہو جانے کے خوف کے پیش نظر شادی کرنے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ حالانکہ شادی تعلیم کے جاری رکھنے میں قطعاً کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتی۔ کیونکہ اگر نوجوان کا تعلق کسی کھاتے پیتے گھرانے سے ہو گا اور اس کی جملہ ضرورتوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری اس کے والد نے اٹھا رکھی ہو گی تو پھر بھلا اس صورت میں شادی تعلیم کے سلسلہ کو جاری رکھنے میں کیونکہ رکاوٹ بن سکتی ہے۔ اسی طرح اگر وہ بذات خود صاحب حیثیت ہو یا اس کے برسر روزگار ہونے کی وجہ سے اسے معقول آمدنی حاصل ہو رہی ہو تو بھی شادی اس کی علمی ترقی کی راہ میں ہرگز حائل نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا صاحب حیثیت اور خوش حال والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کے سن بلوغت کو پہنچتے ہی بلاتاخیر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس کی شادی کر دیں۔ کیونکہ اس کو شادی کے مقدس اور ذمہ دارانہ بندھن میں باندھ کر اس کے اوقات کو مصروف کر دینا اس سے کہیں بہتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ بوجہ تجرد فحاشی و بے حیائی کے اڈوں پر منہ کالا کرکے والدین کی نیک نامی، شرافت اور شہرت کو زمانے بھر میں داغ دار کرتا پھرے۔ پس ایسے والدین جن کے بچے سن بلوغت کو پہنچ جائیں اور وہ تونگری و مالداری کے باوجود ان کی شادی کی طرف دھیان نہیں دیتے وہ اس صورت میں صرف اپنے بچوں کے ساتھ ہی زیادتی کا ارتکاب نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے آپ پر بھی ظلم ڈھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

اگر والدین کی یہ حالت ہو کہ وہ خوش حالی و فراخی کے باوجود بھی بچوں کی بروقت شادی کرنے سے صرف نظر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہوں تو اس صورت میں اگر بچوں کی طرف سے حسن طلب کے ساتھ والدین کی توجہ اس جانب مبذول کرا دی جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ اظہار مقصد کے لئے نہایت شائستہ اور مہذب پیرایہ و انداز اختیار کیا جائے اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاو کا رویہ اختیار کرتے ہوئے ہر اس بات سے گریز کرنے کی کوشش کی جائے جو ان کے لئے دلی صدمہ اور ذہنی اذیت کا باعث بن سکتی ہو۔

اور یہ اصولی بات تو ہر شخص کو اپنے ذہن میں اچھی طرح جاگزیں کر لینی چاہیے کہ رب کائنات نے اس وقت تک کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جب تک کہ اس کی جگہ کسی دوسری چیز کو اس کے متبادل کے طور پر جائز قرار نہ دے دیا گیا ہو۔ مثال کے طور پر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں سود کو ناجائز قرار دیا ہے وہاں اس کی جگہ اس کے متبادل کے طور پر تجارت کو جائز و مباح ٹھہرایا ہے۔ اسی طرح حیوانی جذبوں کی تسکین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اگر بدکاری کو ممنوع قرار دیا ہے تو اس کے لئے نکاح کے جائز ذریعہ کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ نکاح ہی ہے جس میں نوجوان طبقہ کے اکثر و بیشتر مسائل کا حل پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

اور اگر کسی نوجوان کے لئے اس کی مالی کمزور پوزیشن کے باعث نکاح کرنا ممکن نہ رہے تو اس صورت میں اس کے مسئلہ کا حل درج ذیل ہے۔

(ا) احکام شریعت کی پابندی کے ساتھ روزے رکھنا

گزشتہ سطور میں گزرنے والی حدیث کے ٹکڑے (وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ) (یعنی جو شخص نکاح کے اخراجات برداشت کرنے کی ہمت نہ پاتا ہو اس کو روزے رکھنے چاہئیں' کیونکہ روزہ اس کے حیوانی جذبات کو گھٹانے اور ان پر قابو پانے کا اہم ذریعہ ہے) کی روشنی میں اسلامی قوانین و احکام کی پاسداری کے ساتھ روزے نہ صرف نوجوان طبقہ کے مسائل کا بہترین حل ثابت ہو سکتے ہیں بلکہ ان کی جوانی و صحت کی حفاظت کی ضمانت فراہم کرنے میں بھی بڑا فعال کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اور روزہ صرف کھانے پینے والی چیزوں سے ہاتھ کو اٹھا لینے اور ان کے استعمال سے رک جانے کا ہی نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کی گئی تمام چیزوں کی جانب نگاہ تک بھی اٹھا کر دیکھنے سے احتراز برتنا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجنبی عورتوں کے ساتھ اختلاط و میل جول سے پرہیز کرنا ' حیوانی جذبات میں ہلچل مچا دینے والی فلموں کے دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو بچانا اور ٹی وی وغیرہ پر پیش کئے جانے والے بیہودہ و فحش قسم کے سلسلہ وار فیچرز اور جنسی ڈراموں سے لطف اندوز ہونے سے مکمل طور پر بچتے رہنا روزہ کے آداب میں شامل ہے۔

پس ہر نوجوان کو چاہیے کہ وہ اپنی نگاہوں کو اجنبی عورتوں کو دیکھنے سے بچائے۔ اور اس بات کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لے کہ صحت و تندرستی کا انحصار صرف اور صرف عفت و پاکدامنی کا رستہ اختیار کرنے میں ہے۔ اور وہ تمام مصائب و آلام جو انسانی زندگی کے لئے روگ کی شکل اختیار کر جاتے ہیں وہ اس وقت تک انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ نفسانی خواہشات کی تکمیل اور حیوانی جذبات کی تسکین کے لئے اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق جائز ذریعہ کو اختیار نہیں کرتا۔ اسلام نے اس کے لئے جس ذریعہ کو جائز قرار دیا ہے وہ نکاح کا پاکیزہ و مقدس بندھن ہے۔ جو عمدہ خصوصیات اور بہترین نتائج و اثرات کا حامل ہونے کے علاوہ نکاح کرنے والے کے لئے نیک نامی اور اچھی شہرت کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے۔

(۲) ذہنی مصروفیت کے کاموں میں انہماک

علماء نفس کہتے ہیں کہ انسان میں فطری طور پر جو نفسانی خواہشات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حیوانی جذبات پائے جاتے ہیں ان کو جس طرح بڑھانا ممکن ہے اسی طرح ان کو گھٹانا اور ان پر قابو پانا بھی ممکن ہے۔ مذکورہ قول کی روشنی میں یہ کہنا درست ہو گا کہ اگر بعض ذرائع انسان میں ودیعت کئے گئے فطری حیوانی جذبوں کو ابھارنے اور اکسانے کا کام دیتے ہیں تو بعض دوسرے وسائل ایسے بھی ہیں جو ان پر قابو پانے میں مدد دیتے ہیں۔ ان مختلف اسباب و وسائل میں سے انسان کا ذہنی طور پر مصروف رہ کر اپنے آپ کو اس قسم کی سوچوں سے بلند و بالا کر لیتا ہے۔ مثال کے طور پر پابندی صوم و صلوۃ ' تلاوت قرآن حکیم اور مطالعہ حدیث و سیرۃ رسول کریمؐ ایسی چیزیں ہیں جو نفس کو حیوانی جذبات کی اتھاہ گہرائیوں سے اٹھا کر روحانیت کے اعلیٰ مدارج تک پہنچانے کے سلسلہ میں اہم کردار کر سکتی ہیں۔ اسی طرح کاروباری مصروفیت ' تحقیقی و علمی کاموں میں بے پناہ محویت ' ذی روح اشیاء کے بغیر نہوں ' درختوں اور پہاڑوں کے خوبصورت و دلفریب مناظر کی تصویر کشی و رنگ سازی اور ہلکے پھلکے ترنم خیز نغمات سے دل کا بہلانا بھی مقصد کے حصول میں خاطر خواہ مدد دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے مفید و کار آمد ذاتی دلچسپی کے کام ہیں جن کے ذریعہ فارغ لمحات کو مصروف کر کے حیوانی جذبات کی منہ زوری اور سرکشی کو مات دیا جا سکتا ہے۔

(۳) جسمانی مشقت کے کاموں میں دلچسپی

اس کا مقصد اپنے آپ کو جسمانی مشقت کے مختلف کاموں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصروف رکھ کر ذہنی بگاڑ کی اصلاح کرتا ہے۔ کیونکہ جسم کی بناوٹ اور اس کے ڈیل ڈول کی بہترین ساخت پر خصوصی توجہ دینا' اسکاوٹ گروپوں کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور غیر مخلوط ادبی مجالس و محافل میں عملی طور پر شرکت وغیرہ ایسے کام ہیں جو نوجوان طبقہ کے ذہن کو نہ صرف حیوانی جذبوں کی سوچ سے پاک کرتے ہیں بلکہ انہیں حرام کاری کے ارتکاب سے محفوظ رکھ کر جسمانی' مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے پہنچنے والے نقصانات سے بھی بچاتے ہیں۔

لہذا جب بھی کوئی نوجوان اپنے ذہن کے کسی گوشہ میں حیوانی جذبہ کو ابھرتا ہوا محسوس کرے تو اسے اپنے آپ کو جسمانی مشقت کے کسی کام میں لگا کر اپنی خداداد صلاحیتوں اور قوائے جسمانی کے کھپانے کے لئے کسی صحیح مصرف کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اس غرض کے لئے تیز لمبی دوڑ' ویٹ لفٹنگ' زور آزمائی' گھڑ دوڑ' نیزہ بازی' تیراکی اور علمی و ذہنی آزمائش کے مقابلوں وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا حیوانی جذبوں کو گھٹانے اور ان میں خاطر خواہ حد تک کمی کرنے کے سلسلہ میں نہایت ہی مفید و ثمر آور ثابت ہو سکتا ہے۔

(۴) کتب دینیہ کا مطالعہ

ایسی کتابیں جو نوجوان نسل کے بگاڑ کو سنوارنے اور ان کے افکار و خیالات میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے حیرت انگیز طور پر اپنا اثر رکھتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان میں قرآن پاک اور کتب حدیث و کتب تفسیر سرفہرست ہیں۔ اس لئے اگر قرآن پاک کی کثرت کے ساتھ تلاوت کی جائے اور کتب حدیث و تفسیر کو مسلسل زیر مطالعہ رکھا جائے تو اس سے بڑے دور رس نتائج کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر قرآن کے بعض اجزا یا اس کی چند سورتوں کو حفظ کر لینے کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ کے ایک مجموعہ کو بھی زبانی یاد کر لیا جائے تو اس سے مزید بہتر فوائد حاصل ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح سیرۃ نبوی' تاریخ خلفاء راشدین اور عظیم مسلم اسکالرز کی سوانح حیات پر لکھی گئی کتابوں سے استفادہ کرنا بھی موجودہ صورت میں مفید مطلب ہو سکتا ہے۔ ریڈیو و ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کے ذریعہ قرآن پاک کی تلاوت کی سماعت اور دینی و علمی موضوعات پر مبنی لیکچرز سے استفادہ بھی نوجوان طبقہ کے فکر و عمل کے درمیان مثبت رابطہ پیدا کرنے میں بنیادی و اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

خلاصہ کلام

پچھلی سطور میں جس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نوجوان طبقہ کی بے راہ روی اور ان کی ابتری کا بہترین حل تو بہرحال ان کی بروقت شادی ہی ہے۔ لیکن اگر کسی کے لئے اس کے خاص حالات کے پیش نظر شادی کرنا ممکن نہ رہے تو اس کے لئے احکام شریعت کے مطابق روزے رکھنا' ذہنی و فکری مصروفیات کے کاموں میں دلچسپی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی مشقت کے کاموں کی طرف رغبت و میلان ایسی چیزیں ہیں جو حیوانی جذبات پر قابو پانے میں نہایت معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح ذہنی، فکری، علمی، اصلاحی اور تربیتی کتابوں کے ساتھ شغف اور ان کا کثرت کے ساتھ مطالعہ بھی انسان کے لئے ذہنی پراگندگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ علم سے انسان کو وہ روشنی میسر آتی ہے جس سے اس کا قلب منور اور ذہن پر سکون ہو جاتا ہے۔ اور علم ہی وہ طاقت ہے جو انسان کو عزم و ہمت کا پہاڑ بنا دیتی ہے۔ چونکہ علم سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے جس سے کسی صورت بھی کسی قسم کے نقصان کے پہنچنے کا کوئی احتمال نہیں ہے اس لئے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔

علاوہ ازیں محرمات سے اجتناب اور نگاہوں کی حفاظت کے بھی انسان کے دل و دماغ پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے اس جانب بھی خصوصی توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے۔

مندرجہ بالا احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے کے علاوہ بارگاہ الہی میں نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دست بدعا بھی رہنا چاہئے تاکہ اللہ رب العزت اپنی کمال شفقت و مہربانی سے اسلامی نکاح کے راستہ میں غیر اسلامی رسومات کے رواج پاجانے کی وجہ سے حائل ہو جانے والی ہر تمام قسم کی مشکلات کو دور فرما کر نوجوان طبقہ کو درپیش مسائل سے نجات دلائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت پانے والی دعا

رسالتماٰب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رات کو بیدار ہو کر مندرجہ ذیل کلمات کہے:

لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ) «رواه البخاري»

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ' وہ اکیلا ہے ' اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے۔ اور اسی کی تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ پاک ہے۔ اور ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اور نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ کے ساتھ)

پھر اس کے بعد جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے کہ بار الٰہی میری خطاؤں کو معاف فرما دے۔ یا کسی اور دعا کے لئے عرض گزار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر دعا کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔ اور اگر وہ اس وقت وضو کر کے نماز بھی ادا کرے تو اس کی نماز کو بھی قبول کر لیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندانی منصوبہ بندی اور اس کے نقصانات

۱۔ ارشاد خداوندی ہے۔

{اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا} «الکھف ٤٦»

مال اور بیٹے تو صرف دنیاوی زندگی کی ہی رونق ہیں

مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں۔ ان سے ہر چند کہ دنیاوی زندگی کو ہنگامی زیبائش اور عارضی حسن ہی حاصل ہوتا ہے لیکن پھر بھی انسان ان کے حصول کے لئے بھرپور جدوجہد میں مصروف رہتا ہے۔ کیونکہ ان کے حاصل کرنے کی فطری خواہش انسان میں بنیادی طور پر ودیعت کر دی گئی ہے۔ البتہ شیطان وصف انسانوں نے بعض لوگوں کو فطرت کی اس راہ سے بھکانے کی کوشش میں ان دونوں چیزوں (مال، اولاد) میں سے بچوں کی تعداد کو محدود کر دینے کا مشورہ دیا ہے۔ لیکن اس سلسلہ کا حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ ان لوگوں نے بچوں کی تعداد کو محدود کرنے کا تو مشورہ دے دیا ہے لیکن مال و دولت کو محدود انداز میں حاصل کرنے اور کمانے کا فلسفہ ظاہر کرنے کی زحمت نہیں کی۔ حالانکہ انصاف کے تقاضے کے مطابق ان دونوں چیزوں کو ایک ہی نقطہ نگاہ سے دیکھا جانا چاہیے تھا۔ کیونکہ انسان کے دل میں مال و اولاد کے حصول کی خواہش یکساں طور پر بلاتمیز پائی جاتی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کو دنیاوی زندگی یا اخروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں جو بھی منفعتیں حاصل ہوتی ہیں ان کے حصول میں یہ دونوں چیزیں برابر کی شریک ہیں سالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

(إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ) «رواه مسلم»

جب انسان کو موت آلیتی ہے تو ہر قسم کے عمل کا تعلق اس سے کٹ جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں جن سے اس کو برابر ثواب پہنچتا رہتا ہے اور وہ یہ ہیں:

صدقہ جاریہ

وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں

نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے۔

۲ اسلام نے کثرت اولاد کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ایسی عورت سے شادی کرنے کی رغبت دلائی ہے جو زیادہ بچوں کو پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہو' چنانچہ سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ ، فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

«صحيح انظر إرواء الغليل ۱۷۸٤»

ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے کی اہلیت رکھنے والی ہوں۔ پس بیشک میں قیامت کے روز تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری قوموں پر فخر کروں گا۔

۳ اسلام خاندانی منصوبہ بندی کی اجازت عورت کو صرف ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری کی صورت میں دیتا ہے جس میں کسی صحیح العقیدہ مسلمان طبیب کی رائے کے مطابق خاندانی منصوبہ بندی کے اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہو جائے۔ وگرنہ اس کے علاوہ مالی وسائل کی کمی اور بھوک و افلاس کی زیادتی ایسے جتنے بھی مصنوعی بہانے تراشے جاتے ہیں ان کو بنیاد بنا کر خاندانی منصوبہ بندی کے اصولوں پر عمل کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

{الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ} «البقرة ٢٦٨»

شیطان تمہیں فقر و تنگدستی سے ڈراتا ہے۔

۴ دشمنان اسلام اگر ایک طرف مسلمانوں کو ان کے اپنے علاقوں میں نیچا دکھانے کی غرض سے ان کی آبادی کو روک کر انھیں اقلیت میں تبدیل کرنے کی مذموم جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں تو دوسری طرف وہ مسلمانوں پر اپنی فوقیت جتانے کی غرض سے اپنی آبادی کے اضافے کے لئے سرتوڑ کوششوں میں بھی مصروف کار ہیں۔ اور ستم یہ ہے کہ یہ لوگ مصر وغیرہ میں خاندانی منصوبہ بندی کی پرفریب و پرکشش اصطلاح کو استعمال کر کے اپنے گھناونے ہتھکنڈوں میں کافی حد تک کامیابی بھی حاصل کر چکے ہیں۔

لیکن اس سلسلے کا قابل افسوس پہلو یہ ہے کہ دکھی انسانیت کے یہ نام نہاد ہمدرد غریب و افلاس کے مارے ہوؤں کی بھوک مٹانے اور اس پر قابو پانے کے لئے روٹی کی ایک ٹکیا تک تو مہیا نہ کر سکے البتہ اپنے اسلام دشمن مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے خاص قسم کی دوائیاں {ANTY PREGNANCY MEDICINES} وافر مقدار میں مفت مہیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے لوگوں کو ان کے استعمال کے ذریعہ خوشحالی و ترقی کی منازل سے ہمکنار ہونے کے سنہری باغ دکھا دکھا کر اپنی گھناونی سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کے مذموم عزائم میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

لیکن اب سوال یہ ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے پس پردہ مسلمانوں کے دین کے خلاف جن سازشوں کی منصوبہ بندی کار فرما ہے کیا ان ساری سازشوں سے مسلمان بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں؟

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَاماً

اے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور بچوں کی طرف سے آنکھوں کی
ٹھنڈک نصیب فرما' اور ہمیں پرہیزگاروں کا رہبر بنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھنے کی فضیلت اور چھوڑنے پر وعید

ارشادات خداوندی!!

(۱) «والذین ھم علی صلاتھم یحافظون اولئک فی جنٰت مکرمون»
(سورة المعارج)

اور وہ جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو جنات میں عزت واحترام کے ساتھ رہیں گے۔

(۲) «واقم الصلٰوۃ، ان الصلٰوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر»
(سورة العنکبوت)

اور نماز کا اہتمام کرو۔ بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

(۳) «فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون»
(سورة الماعون)

پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ (یعنی وہ بغیر کسی عذر کے نماز کو وقت پر ادا نہیں کرتے)

«قد افلح المؤمنون، الذین ھم فی صلاتھم خاشعون»
(سورة المؤمنون)

یقیناً کامیاب ہوئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں عجز وانکساری کو اختیار کرنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«فخلف من بعدهم خلف أضاعوا الصلاة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا» (سورة مريم)

پھر ان کے بعد ایسے جانشین ابھرے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے' یہ لوگ عنقریب اپنی گمراہی و بے راہ روی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔

فرمودات نبوی

«العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة ، فمن تركها فقد كفر» (صحيح رواه أحمد وغيره)

ہم (مسلمانوں) اور ان (کفار و منافقین) کے درمیان معاہدہ نماز کا ہے' پس جس شخص نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے کفر کے رستہ کو اختیار کر لیا۔

«بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلاة» (رواه مسلم)

بندہ مومن اور اہل شرک و کفر کے درمیان فاصلہ صرف نماز کا ہے۔

«أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمس مرات ، هل يبقى من درنه شيء ؟ قالوا لا يبقى من درنه شيء . قال فكذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا» (متفق عليه)

آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر تم سے کسی شخص کے دروازے کے بالکل سامنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہر گزرتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بعد بھی اس کے جسم پر کوئی میل کچیل رہ جائے گی؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اس کے بعد تو میل کچیل ہرگز نہیں رہے گی' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بالکل اسی طرح جو آدمی پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی وجہ سے اس کے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔

وضو اور نماز کا صحیح طریقہ

سب سے پہلے اپنی آستینوں کو کہنیوں تک چڑھائیں اور بسم اللہ پڑھیں' اس کے بعد

(۱) تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھوئیں' پھر تین مرتبہ کلی کرنے کے بعد تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھائیں۔

(۲) تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھوئیں' اس کے بعد دائیں بازو کو پھر بائیں بازو کو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھوئیں۔

(۳) کانوں سمیت اپنے سارے سر کا مسح کریں۔

(۴) پہلے دائیں پیر کو پھر بائیں پیر کو ٹخنوں تک تین تین بار دھوئیں۔

نماز

نماز فجر

فجر کی نماز دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) یاد رکھئے کہ نیت کا تعلق صرف دل سے ہے۔

(۲) سب سے پہلے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جائیں اور پھر اپنے ہاتھوں کو کانوں تک لے جا کر "اللہ اکبر" کہیں۔

(۳) سینے پر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر یہ کلمات پڑھیں:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ»

پاک ہے تو اے اللہ ' اور تو ہی تعریف کے لائق ہے اور تیرا نام برکتوں والا ہے اور تیری شان بہت اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(نوٹ) مندرجہ بالا کلمات کے علاوہ ان تمام کلمات کو ادا کرنا درست ہے جن کا ذکر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

پہلی رکعت

(مندرجہ بالا ثناء کے بعد) چپکے سے

«أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ . إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ . إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ . صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ . غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ . آمِيْن .

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے ' شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بڑا رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے' سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا پالنے والا ہے' نہایت رحم والا بہت مہربان' جزا کے دن کا مالک ہے' تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں' ہمیں سیدھا رستہ دکھا تا رہ' ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام فرمایا' جن پر نہ تو تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی وہ گمراہ ہوئے' (دعا قبول فرما)

اس کے بعد مندرجہ ذیل سورت یا کوئی اور سورت پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ . اللّٰهُ الصَّمَدُ . لَمْ يَلِدْ . وَلَمْ يُوْلَدْ . وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ .

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے' برملا کہہ دو (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) وہ اللہ ایک ہی ہے' وہ اللہ سب سے بے نیاز ہے' سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا باپ نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی کفو و ہمسر ہے۔

پھر اس کے بعد:

(۱) اپنے ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھا کر تکبیر (اللہ اکبر) کہئے اور رکوع میں چلے جایئے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور تین بار «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ» (پاک ہے میرا رب بزرگ) پڑھیں۔

(۲) اب سیدھے کھڑے ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھاتے ہوئے یہ کلمات ادا کریں " «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سن لیا اللہ تعالٰی نے اس شخص کی تعریف کو جس نے اس کی حمد بیان کی' اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تعریف ہے)

(۳) تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر سجدہ ریز ہو جائیں' اپنے ہاتھوں' گھٹنوں' پیشانی' ناک اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کر کے زمین پر رکھ دیں اور یہ تسبیح تین مرتبہ پڑھیں

«سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى» (پاک ہے میرا رب بہت بلند)

(۴) اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاتے ہوئے تکبیر (اللہ اکبر) کہئے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر یہ دعا پڑھیں

«رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ واهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ»

(اے میرے رب مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری رہنمائی کر اور مجھے صحت عطا فرما اور مجھے رزق عنایت کر۔

(۵) تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر دوبارہ سجدہ کے لئے اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیں اور تین مرتبہ تسبیح پڑھیں۔'

«سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى» (پاک ہے میرا رب بہت بلند) اب آپ کی پہلی رکعت مکمل ہو گئی ہے۔

دوسری رکعت

(۱) اب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں اور پہلی رکعت کی طرح **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھیں۔ اس کے بعد کوئی سی چھوٹی سورت یا قرآن پاک کا جو بھی حصہ آپ کو یاد ہو اس کو پڑھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجدہ وغیرہ کریں، دوسرے سجدہ کے بعد آپ (تشہد کے لئے) بیٹھ جائیں اور بیٹھتے ہی اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اکٹھی کرلیں اور اسی ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی انگلی (سبابہ) کو اٹھائیں اور اس کو حرکت دینے کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کلمات پڑھتے جائیں:

«التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ . السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ . أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» .

«اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ . اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» .

ترجمہ: سب اذکار و وظائف اور سب عجز و نیاز اور سب صدقات و خیرات صرف اللہ کے لئے ہیں، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس (اللہ) کے بندے اور اس (اللہ) کے رسول ہیں۔

الٰہی رحمت فرما حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آپ کی آل پر، بے شک آپ تعریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لائق اور بزرگی والے ہیں۔ الٰہی برکت نازل فرما حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

(۳) اب آپ مندرجہ ذیل دعا (یا کوئی اور دعا) پڑھیں:

«اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ .»

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

(۴) اب دائیں اور بائیں جانب منہ پھیرتے ہوئے

«السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ»

(سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو) کہیے۔

نماز کے چیدہ چیدہ مسائل

(۱) فرض نماز کی ادائیگی سے قبل جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں ان کو "السنۃ القبلیۃ" کہتے ہیں اور "السنۃ البعدیۃ" سے مراد وہ سنتیں ہیں جو فرض نماز کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔

(۲) نہایت سکون و اطمینان سے نماز ادا کریں اور ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے اپنے سجدہ کی جگہ پر نگاہ جمائے رکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) جب آپ امام کی قرات کو سن رہے ہوں تو اس وقت آپ کو خاموشی اختیار کیے رکھنی چاہیے اور اگر امام کی قرات کو آپ سن نہ پا رہے ہوں تو اس صورت میں آپ کو قرات کرنا ہوگی۔

(۴) جمعہ کی نماز کے فرض دو رکعت ہیں جن کو مسجد میں خطبہ کے بعد ہی ادا کیا جاتا ہے۔

(۵) مغرب کی نماز کے فرض تین رکعت ہیں۔ پہلی دو رکعت تو آپ نماز فجر کی دونوں رکعتوں کی طرح ادا کریں گے البتہ جب آپ سارا "التحیات" یعنی تشہد (و رسولہ تک) پڑھ لیں تو سلام پھیرنے کی بجائے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے تکبیر کہہ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اس رکعت میں صرف سورت فاتحہ کے پڑھنے پر ہی اکتفا کریں۔ اس کے بعد فجر کی نماز کی طرح اپنی اس نماز کو مکمل کر کے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر دیں۔

(۶) ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں سے ہر نماز کے فرض کی تعداد چار چار رکعتیں ہیں۔ پہلی دو رکعت فجر کی دونوں رکعتوں کی طرح ادا کریں اور جب آپ "التحیات للہ" پڑھ چکیں تو سلام پھیرنے کی بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اس کی تکمیل کے بعد یعنی دونوں سجدوں کے بعد چوتھی رکعت کے لئے پھر اٹھ کھڑے ہوں۔ ان دونوں رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ ہی پڑھیں اور پھر بقیہ نماز کو سلام پھیرنے تک بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق مکمل کریں۔

(۷) وتر کی نماز تین رکعتوں پر مشتمل ہے اس کو ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے دو رکعت نماز ادا کریں۔ سلام پھیرنے کے بعد فوراً اٹھ کر ایک رکعت علیحدہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کر کے اس تیسری رکعت کی سلام پھیر دیں اور اگر آپ تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے مندرجہ ذیل دعا بھی پڑھ لیں تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہو گا۔

(اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ، نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ)

الٰہی مجھے اپنے ہدایت یافتہ لوگوں میں ہدایت دے اور جن کو تو نے عافیت بخشی ہے ان میں مجھے عافیت دے اور میری کارسازی فرما ان میں جن کا تو کارساز بنا اور جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عنایت کر اور جس تکلیف کا تو نے فیصلہ کر لیا ہے اس سے مجھے محفوظ فرما۔ اس لئے کہ تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے فیصلے کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا اور جس سے تو محبت رکھے وہ ذلیل و خوار ہونے سے بچ جاتا ہے اور جس سے تیری دشمنی ہو وہ عزت نہیں پاتا۔ اے رب ہمارے تو برکت والا ہے اور بلند و بالا ہے

(۸) اگر آپ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے لگیں تو کھڑے ہو کر تکبیر کہیں پھر امام جس حالت میں بھی ہو اس کے ساتھ مل جائیں۔ چاہے وہ رکوع کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو اور اس رکعت کو شمار کر لو بشرطیکہ تم امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پیشتر رکوع میں مل جاؤ اور اگر امام تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے رکوع سے سر اٹھا لے تو پھر اس رکعت کو شمار نہ کرو[1]۔ اس کے بعد امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے چلے جائیں۔

---

[1] جمہور علماء کا مسلک تو یہی ہے البتہ علماء اہل حدیث کا فتویٰ مذکورہ صورت میں یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ تو شامل ہو جائے گا۔ لیکن رکوع میں ملنے کی صورت میں رکعت شمار نہیں ہو گی کیونکہ نمازی کی ہر رکعت کیلئے سورت فاتحہ کی قرآت ضروری ہے (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) اگر آپ امام کے ساتھ ایسی حالت میں ملے ہیں کہ آپ کی ایک رکعت یا اس سے کم وبیش نماز امام کے ساتھ ادا کرنے سے رہ گئی ہے تو ایسی صورت میں آپ امام کی اقتداء میں وہ نماز ادا کرلیں جو امام نے ابھی ادا کرنی ہے لیکن جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیرنے کی بجائے کھڑے ہو جائیں اور بقیہ نماز کی تکمیل کرلیں۔

(۱۰) نماز کو جلدی جلدی ادا کرنے سے احتراز کریں اس لئے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جلدی جلدی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس سے ارشاد فرمایا کہ ارجع فصل فانک لم تصل

یعنی تو نے جو پہلے نماز پڑھی ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں لہٰذا واپس جاؤ اور دوبارہ نماز ادا کرو۔ (دوسری مرتبہ بھی اس نے اسی طرح نماز پڑھی تو اس کو پھر نماز دہرانے کا حکم دیا گیا' پھر تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا تو) آخر کار تیسری دفعہ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز پڑھنا سکھلا دیجئے تو پھر آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ

وَارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِماً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ،

(متفق علیہ)

یعنی آپ پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کریں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ پھر پورے اطمینان سے سجدہ کریں' پھر سجدہ سے اٹھیں اور مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

(۱۱) اگر نماز ادا کرتے ہوئے بھول چوک میں آپ سے اس کا کوئی واجب چھوٹ جاتا ہے' مثال کے طور پر آپ پہلا تشہد "التحیات" بھول جاتے ہیں یا پڑھی ہوئی رکعتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کو کمی و بیشی کا شک گزرتا ہے تو اس صورت میں آپ کمی والے پہلو کو سامنے رکھ کر نماز کی تکمیل کریں اور تشہد کے آخر میں دو سجدے کر کے سلام پھیر دیں۔ آخر میں ادا کیے جانے والے سجدوں کو "سجدہ سہو" کہا جاتا ہے۔

(۱۴) نماز کی ادائیگی کے دوران بے جا حرکتوں سے اجتناب کریں اس لئے کہ اس سے نماز کا خشوع و خضوع ختم ہو جاتا ہے اور اگر نماز میں اس قسم کی فضول حرکتیں کثرت سے کی جائیں تو اس سے نماز کے فاسد و باطل ہو جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔

نماز سے متعلق چند احادیث

(۱) «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» (رواه البخاري)

نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔

(۲) «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ» (رواه البخاري)

تم میں سے جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ (اسی نماز کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں)

(۳) «لَاتَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا» (رواه مسلم)

قبروں کے اوپر مت بیٹھو اور ان کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) «إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا المكتوبة»

(رواه مسلم)

جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔

(۵) «أمرت أن لا أكف ثوباً» (رواه مسلم)

مجھے حکم ملا ہے کہ میں (نماز میں) کپڑوں کو اکٹھا نہ کروں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سے مقصود نماز کی حالت میں آستینوں کو چڑھانے یا کسی دوسرے کپڑے کو اکٹھا کرنے سے روکنا ہے۔

«أقيموا صفوفكم وتراصوا، وفي رواية وكان أحدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه، وقدمه بقدمه» (رواه البخاري)

اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور آپس میں مل جاؤ۔ دوسری روایت میں (صحابہ کے حضور کے ارشاد پر عمل کے بارہ میں) اس طرح ذکر آتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے پاؤں کو اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملا کر کھڑا ہوا کرتا تھا۔

«إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون، وأتوها وأنتم تمشون، وعليكم السكينة، فما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فأتموا» (متفق عليه)

جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے اس کے ساتھ ملنے کی کوشش نہ کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ بڑے سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آکر جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ پس نماز سے جو حصہ مل جائے اس کو جماعت کے ساتھ ادا کر لو اور جو رہ جائے اس کی بعد میں تکمیل کر لو۔

(۸) «اِرْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِماً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً .» (رواه البخاري)

پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر مکمل اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔

(۹) «إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ» (رواه مسلم)

جب آپ سجدہ کریں تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ لیں اور اپنی کہنیوں کو زمین سے اٹھا کر رکھیں۔

(۱۰) «إِنِّيْ إِمَامُكُمْ فَلَاتَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ» (رواه مسلم)

بے شک میں تمہارا امام ہوں۔ لہٰذا تم مجھ سے پہلے رکوع اور سجدہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔

(۱۱) «أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ لَهُ سَائِرُ عَمَلِهِ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ»

(رواه الطبراني والضياء ، وصححه الألباني وغيره بشواهده)

قیامت کے روز سب سے پہلے جس بات کا بندہ مومن سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ پس اگر نماز کا معاملہ درست نکلا تو دوسرے تمام اعمال میں بھی اس کی کامیابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے امکانات روشن ہوں گے۔ لیکن اگر نماز کے حساب میں گڑبڑ ہو گئی تو اس کے دوسرے اعمال میں بھی اس کی خیر نہیں ہو گی۔

نماز جمعہ اور نماز باجماعت کا وجوب

کتاب و سنت سے بیان کیے گئے مندرجہ ذیل دلائل کی روشنی میں مرد حضرات پر واجب ہے کہ وہ نماز جمعہ سمیت پنجگانہ نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کریں۔

«یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا إِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاةِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ ، وَذَرُوا الْبَیْعَ ، ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَکُمْ ، إِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ» (سورة الجمعة)

اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لئے بلایا جائے تو خرید و فروخت کو چھوڑ کر اللہ کے ذکر کے لئے دوڑ پڑو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

(۲) رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا ، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهِ» (صحیح رواہ أحمد)

جس شخص نے مسلسل تین جمعے عدم دلچسپی کی وجہ سے چھوڑ دیئے اللہ تعالی ایسے شخص کے دل پر مہر ثبت کر دیتا ہے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لقد هممت أن آمر فتيتي، فيجمعوا لي حزماً من حطب، ثم آتي قوماً يصلون في بيوتهم ليست بهم علة، فأحرقها عليهم» (رواه مسلم)

میرا دل چاہا کہ اپنے جوانوں سے کہہ دوں کہ وہ لکڑیوں کے چند گٹھے جمع کریں اور جو لوگ بلاوجہ اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں ان کے گھروں کو جلا کر راکھ کر دوں۔

(۴) آقائے دو جہاں کا ارشاد ہے:

«من سمع النداء، فلم يأته، فلا صلاة له إلا من عذر» (صحيح رواه ابن ماجة)

جو شخص اذان سن کر نماز کے لئے نہیں آتا اس کی بغیر عذر (خوف بیماری وغیرہ) کے کوئی نماز قبول نہیں ہو گی۔

(۵) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور اس نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس کسی ایسے آدمی کا انتظام نہیں ہے جو اپنی رہنمائی میں مجھے مسجد تک لا سکے۔ لہٰذا آپ مجھے اجازت دے دیں کہ میں گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں۔ آپ نے اس کو اجازت مرحمت فرما دی پھر جب وہ چلا گیا تو اس کو واپس بلا کر پوچھا کہ

«هل تسمع النداء (بالصلاة)؟ قال نعم، قال فأجب» (رواه مسلم)

یعنی کیا تو اذان کو سنتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں سنتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر تو تمہیں اذان کا جواب دینا ہوگا (یعنی مسجد میں آکر ہی نماز ادا کرنا ہوگی)

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

«مَنِ اغْتَسَلَ ، ثُمَّ أَتَى الجُمُعَةَ ، فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجُمُعَةِ الأُخْرَى ، وَفَضْلُ (أي زيادة ثلاثة أيام) (رواه مسلم)

جو شخص غسل کر کے نماز جمعہ کے لئے آئے اور حسب توفیق نوافل ادا کرے اور پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموشی سے بیٹھا رہے اس کے بعد امام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرے ایسے شخص کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور مزید (تین دن تک) کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

میں جمعہ کا دن کیسے گذاروں گا

(۱) جمعہ کے روز غسل کروں گا اور بڑھے ہوئے ناخنوں کو اتاروں گا اور وضو کرنے کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو لگاؤں گا۔

(۲) لہسن یا کچا پیاز کھانے سے احتراز کروں گا اور سگریٹ نوشی سے بھی پرہیز کروں گا مزید برآں مسواک یا ٹوتھ پیسٹ سے دانتوں کی صفائی کا اہتمام کروں گا۔

(۳) مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کروں گا۔ چاہے اس وقت امام صاحب منبر پر خطبہ ہی دے رہے ہوں اور خطبہ کے دوران میری یہ دو رکعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہو گی جس میں آپ نے فرمایا ہے:

«إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا» (متفق علیہ)

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے ایسے وقت میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو (بیٹھنے سے پہلے) ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا کرے۔

(۴) ہر قسم کی گفتگو سے اجتناب کرتے ہوئے امام کے خطبہ کو سننے کے لئے بیٹھ جاؤں گا۔

(۵) امام کی اقتداء میں جمعہ کی دو رکعت فرض نماز ادا کروں گا۔ (خیال رہے کہ نیت کا تعلق صرف دل کے ساتھ ہے)

(۶) جمعہ کی دو رکعت فرض نماز کے بعد مسجد میں چار رکعت سنت نماز ادا کروں گا یا گھر پہنچ کر صرف دو رکعت سنت نماز پڑھوں گا اور حقیقت یہ ہے کہ گھر میں سنت نماز پڑھنا افضل ہے۔

(۷) جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی کوشش کروں گا۔

(۸) جمعہ کے روز مجھ سے خوب دعائیں کرتا ہوں گی۔

اس لئے کہ اس دن کی دعا اور اس کی قبولیت کے بارے میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے کسی بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو شرف قبولیت بخش کر اس کو مطلوبہ چیز عنایت فرما دیتا ہے۔

گانے بجانے کے متعلق شرعی حکم

(۱) حق باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

«وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُواً» (سورۃ لقمان)

اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو بے ہودہ اور فضول حکایتوں کو خریدتے ہیں تاکہ اللہ کے رستہ سے بغیر علم کے گمراہ کریں اور ان آیات کا مذاق اڑائیں۔

جمہور مفسرین کا خیال ہے آیت مذکورہ میں "لھو الحدیث" سے مراد گانا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے گانا ہی مراد لیا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ اس آیت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت گانے بجانے اور آلات موسیقی کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔

(۲) شیطان نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا تو اس موقع پر رب العزت والجلال نے شیطان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

«وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ» (سورۃ الإسراء)

یعنی بنی آدم میں سے جس کو تو اپنی آواز سے بہکا سکتا ہے بہکا تا رہ۔

یہاں آواز سے مراد گانے بجانے اور آلات موسیقی ہیں۔

(۳) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الحِرَ وَالحَرِيْرَ ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ» (صحيح رواه البخاري وأبوداود)

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ میری امت میں اسلام کے ایسے دعویدار بھی ہوں گے جو زنا کے ارتکاب، اصلی ریشم کے استعمال، شراب نوشی اور سماع موسیقی کو جائز خیال کریں گے۔ حالانکہ یہ چیزیں حرام ہیں۔

حدیث میں مذکور "معازف" سے ہر قسم کی وہ سر اور آواز مراد ہے جس کو سن کر آدمی جھوم اٹھتا ہے جیسے کہ سارنگی، بانسری، ڈھول، ڈگڈگی اور باجے وغیرہ کی آواز ہے۔ حتیٰ کہ گھنٹی کی آواز بھی ان ہی آوازوں میں شامل ہے۔ اس لئے کہ گھنٹی کے بارہ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

«الجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ» (رواه مسلم)

یعنی گھنٹی شیطان کے آلات موسیقی میں سے ہے۔

یہ حدیث گھنٹی کے اپنی آواز کی وجہ سے مکروہ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور لوگ اس گھنٹی کو اپنے چوپایوں کی گردنوں کے ساتھ اس لئے باندھا کرتے تھے کہ یہ اپنی شکل وصورت میں نصاریٰ کی اس ناقوس کے ساتھ مشابہت رکھتی تھی جس کو وہ اپنی مذہبی رسوم کی ادائیگی کے موقع پر بجایا کرتے تھے۔ لیکن اگر آج اس کی ضرورت محسوس ہو تو اس گھنٹی کی بجائے (Bird Bell) سے کام لیا جا سکتا ہے۔

کتاب القضاء میں امام شافعی رحمتہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے:

«الغِنَاءُ لَهْوٌ مَكْرُوْهٌ ، يُشْبِهُ البَاطِلَ ، مَنِ اسْتَكْثَرَ مِنْهُ فَهُوَ سَفِيْهٌ ، تُرَدُّ شَهَادَتُهُ»

گانا بجانا لطف اندوز ہونے والی ایسی مکروہ چیز ہے جو حرام کے بہت قریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت کے ساتھ اس سے لگاؤ رکھنے والا انسان احمق و بے وقوف ہے اور ایسے شخص کی شہادت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

آج کل شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر گائے جانے والے گیت، ریڈیو اور ٹیلی وژن پر نشر کئے جانے والے گانے اکثر و بیشتر عشق و محبت، بوس و کنار، محبوب سے ملاقات، معشوق کے خدوخال کی رعنائی اور اس کے قد و قامت کی خوبصورتی کے تذکروں کے علاوہ جنسی (Sexual) باتوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ایسے گانے نوجوانوں کے جذبات کو بھڑکانے اور ان میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں اور پھر ان کو فحاشی و بے راہ روی کے راستہ پر ڈال کر ان کے اخلاق کا ستیاناس کر دیتے ہیں اور جب گلوکار اور گلوکارائیں (یہ ایسے لوگ ہیں جو سٹیج اور فن کے نام پر لوگوں کے مالوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں اور پھر حرام کی کمائی سے یورپ میں بڑے بڑے بنگلے اور کاریں خرید کر پرتعیش زندگی بسر کرتے ہیں) آلات موسیقی کی دھنوں پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اپنے اخلاق باختہ گیتوں اور جنسی فلموں کے ذریعہ قوم کے اخلاق کی بربادی کا مزید ذریعہ ثابت ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ نوجوان طبقہ کی ایک کثیر تعداد ان لوگوں کے پھیلائے ہوئے فتنہ و فساد کے جال میں پھنس کر اللہ رب العزت کے علاوہ ان گلوکاروں کی محبت سے اپنے دل کی دنیا کو آباد کرنے کے درپے ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ۱۹۶۷ء میں جب مسلمان فوج صیہونیوں کے ساتھ میدان کارزار میں نبرد آزما تھی، اس وقت ریڈیو اناؤنسر مسلمان فوجیوں کو بہادری و شجاعت کے جوہر دکھانے کی غرض سے مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے:

"آپ اپنے قدموں کو برابر بڑھاتے چلے جائیں اس لئے کہ تمہارے دلوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرمانے اور ان میں جوش و جذبہ پیدا کرنے کے لئے فلاں و فلاں گلوکار اور گلوکارہ تمہارے ہم رکاب ہے اور جب تک یہودی مجرموں کا عبرت ناک شکست و ریخت استقبال نہیں کرتی تب تک آپ اپنی پیش قدمی جاری رکھیں۔" حالانکہ بحیثیت مسلمان اس کو چاہئے تھا کہ وہ اپنے فوجیوں کو مخاطب کرکے اس طرح کہتا: "دشمن کی طرف پیش قدمی جاری رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہر قسم کی تائید و نصرت کے ساتھ تمہاری مدد کو آن پہنچا ہے۔"

ایک گلوکارہ جو ہر ماہ مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں باقاعدگی سے ایک تقریب میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتی تھی اس نے تو ۱۹۶۷ء کی جنگ سے پیشتر ہی اپنے مداحوں کو یہ مژدہ سنا دیا تھا کہ اگر ہم (مصر) لڑائی جیت گئے تو وہ اپنا آئندہ پروگرام قاہرہ کی بجائے تل ابیب میں پیش کریں گی۔

لیکن دوسری جانب مسلمان قوم کے طرز عمل کے بالکل برعکس یہودیوں کی یہ حالت تھی کہ جنگ جیتنے کے بعد وہ (اپنے عقیدہ کے مطابق) اللہ تعالیٰ کے حضور تشکر کے جذبات لئے ہوئے دیوار گریہ کے پاس کھڑے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرتے ہیں کہ اس کی تائید و نصرت سے وہ اس جنگ میں کامیابی سے ہمکنار ہوئے ہیں۔

ظلم تو یہ ہے کہ وہ ترانے جن کو دین و مذہب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان میں بھی بہت سارے ترانے قابل اعتراض خیالات و افکار سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ایک مذہبی ترانے کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں شاعر کیا کہہ رہا ہے:

وَقِيلَ كُلُّ نَبِيٍّ عِنْدَ رُتْبَتِهِ ☆ وَيَا مُحَمَّدُ هَذَا الْعَرْشُ فَاسْتَلِمِ

اور کہا جائے گا کہ ہر نبی اپنے مقام و رتبہ پر کھڑا رہے اور اے محمد یہ رہا عرش آگے بڑھ کر اس کو تھام لو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر کا دوسرا مصرعہ تو صاف اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ اور بہتان ہے۔ یہ ایسی بات ہے جو حقیقت سے بالکل ہٹی ہوئی ہے۔

گانے بجانے سے بچاؤ کا بہترین علاج

(۱) ریڈیو اور ٹیلی وژن وغیرہ پر نشر ہونے والے گیتوں کے سننے سے احتراز کیا جائے۔ خصوصاً انتہائی فحش اور سازوں کی دھن پر گائے جانے والے گانوں کی سماعت سے سختی کے ساتھ پرہیز کی جانی چاہیے۔

(۲) موسیقی اور گانے بجانے کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے مؤثر ہتھیار اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن پاک کی تلاوت سے اپنے آپ کو لیس رکھنا ہے اور اس سلسلہ میں سورۃ بقرہ اپنا ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ سورۃ بقرہ کی اس خصوصیت کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ»
(رواہ مسلم)

یعنی شیطان اس گھر سے دم دبا کر بھاگ نکلتا ہے جس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔

قرآن حکیم کی خصوصیت کے بارے میں خالق کائنات کا ارشاد ہے:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ» (سورۃ یونس)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، سینوں کی بیماریوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاج اور مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت پہنچ چکی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ' آپ کے روزمرہ کے معمولات زندگی پر گہری نگاہ اور صحابہ کرام کے حالات و واقعات سے متعلق واقفیت موسیقی و گانے بجانے سے بچاؤ کے لئے بہت مفید و کارآمد ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

شرعاً جائز گیت

(۱) عید کے روز گیت گانا جائز ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت عائشہؓ سے روایت کی گئی ہے۔

«دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا ، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ - وفي روايةٍ عندي جاريتان تُغَنِّيَانِ- فَانْتَهَرَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهُنَّ ، فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْداً ، وَإِنَّ عِيْدَنَا هَذَا الْيَوْمُ»

(رواه البخاري)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور ان کے پاس اس وقت چھوٹی چھوٹی دو بچیاں گیت گا رہی تھیں' ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا ڈپٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکرؓ ان کو لگی رہنے دو۔ بلاشبہ ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی دن خوشی منانے کے لئے مقرر ہوتا ہے اور آج کا دن ہمارے لئے خوشی و مسرت کے اظہار کا دن ہے۔

(۲) شادی بیاہ کے موقع پر دف بجا کر گیت گانا درست ہے۔ کیونکہ یہ لوگوں کو نکاح کی خبر دینے اور ان میں نکاح کی رغبت پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے اس کی دلیل حضور نبی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے:

«فَصْلُ مَا بَيْنَ الحَلالِ والحَرَامِ ، ضَرْبُ الدُّفِّ ، والصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ» (صحيح رواه أحمد)

نکاح کے وقت دف بجا کر آواز بلند کرنا (گیت گانا) حلال اور حرام کے درمیان واضح فرق کی نشاندہی کرتا ہے۔

(۳) کسی کام کی سرانجام دہی کے موقع پر ایسے اسلامی گیتوں کا الاپنا بھی درست ہے جن سے کام کو چوق در چوق ہو کر ادا کرنے میں مدد مل سکے اور اگر گیت کے اشعار دعائیہ کلمات پر مشتمل ہوں تو ایسے گیت کا گنگنانا زیادہ مناسب و موزوں ہے۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی کھدائی میں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اس شعر کو پڑھتے جاتے تھے۔

اللهم لا عيش إلا عيشُ الآخره

فاغفِرْ للأنصار والمهاجره

اے ہمارے رب زندگی تو صرف آخرت کی ہی زندگی ہے پس آپ انصار و مہاجرین کو معاف فرما دیجئے۔

اور پھر اس کے جواب میں انصار و مہاجرین بیک زبان یوں گویا ہوتے:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس لئے بیعت کی ہے کہ ہم جب تک زندہ رہیں گے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہی رہیں گے۔

اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر خندق کی کھدائی کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار کو بھی پڑھا کرتے تھے

واللہ لولا اللہ ما اهتدينا
ولا تصدقنا ولا صلينا
فانزلن سكينة علينا
وثبت الأقدام إن لاقينا
والمشركون قد بغوا علينا
إذا أرادوا فتنة أبينا
يرفع بها صوته أبينا . . أبينا

(متفق علیہ)

بخدا اگر اللہ تعالی کی توفیق شامل حال نہ ہوتی تو ہم نہ تو ہدایت یافتہ ہوتے اور نہ ہی روزہ رکھتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔

اے اللہ ہمیں اطمینان و سکون نصیب فرما اور اگر دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا۔

اور مشرکوں نے ہمارے اوپر بے پناہ ظلم و ستم ڈھائے ہیں۔ انہوں نے جب بھی ہمیں کسی فتنہ میں ڈالنا چاہا ہم نے ان کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشعار کو پڑھتے ہوئے جب آخری شعر کے آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں "آبیبا" پر پہنچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے اور اس طرح کہتے جاتے: "آبیبا ــــ آبیبا" یعنی ہم نے صاف انکار کر دیا' صاف انکار کر دیا۔

۴۔ ایسے وہ تمام گیت قابل ستائش ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ہو یا جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے جذبات کا اظہار اور آپ کے شمائل کا تذکرہ ہو یا وہ گیت جو اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد پر ابھارنے اور دشمن کے مقابلہ میں ولی جمعی و ثابت قدمی کے ساتھ نبرد آزما ہونے اور اخلاقی اوصاف کی اصلاح و تقویت کا باعث ہوں اور اسی طرح وہ تمام گیت بھی درست ہیں جو مسلمانوں کے درمیان محبت کے رشتہ کو قائم کرنے اور ایک دوسرے کا دست و بازو بننے کا درس دیتے ہوں اور ایسے گیت بھی قابل تعریف ہیں جو اسلام کے محاسن اور اس کے بنیادی اصولوں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے مفید امور پر مشتمل ہوں جو اسلامی معاشرہ کے لئے دینی و اخلاقی اعتبار سے سودمند ثابت ہو سکتے ہوں۔

(۵) عید و نکاح کے موقع پر عورتوں کو آلات موسیقی میں سے صرف دف بجانے کی شریعت میں اجازت دی گئی ہے اور ذکر و اذکار کے موقع پر دف کا استعمال نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی آپ کے صحابہ رضی اللہ عنھم سے اس کے استعمال کے آثار ملتے ہیں البتہ صوفیاء نے اس کو اپنے لئے از خود شریعت کے نام پر جائز کر رکھا ہے بلکہ اس کے استعمال کو تو انہوں نے سنت کا درجہ دیا ہوا ہے حالانکہ یہ سراسر بدعت ہے اور بدعت کے بارہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُوْرِ ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» (رواه الترمذي وقال حسن صحيح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی دین میں نئی نئی چیزیں گھڑنے سے باز رہو اس لئے کہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

تصویروں اور مجسموں کی شرعی حیثیت

مذہب اسلام بنی نوع انسان کی طرف جس پیغام کو لے کر آیا تھا وہ یہی تھا کہ تمام لوگ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے سوا بتوں، تصویروں اور مجسموں کی شکل میں پائے جانے والے جملہ اولیاء و صالحین کی پوجاپاٹ کو ترک کر دیں۔

اور یہ دعوت کوئی نئی نہیں ہے بلکہ جب سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت و رشد کے لئے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا ہے تب سے یہ بات انبیاء کی دعوت کی بنیاد رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ . وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ» (سورة النحل)

اور تحقیق ہم نے ہر جماعت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی پرستش نہ کرو۔

طاغوت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کو اس کی رضا سے اللہ کے سوا معبود بنا لیا جائے۔

اور سورۃ نوح (علیہ السلام) میں جن چند مجسموں کا ذکر ملتا ہے۔ وہ در حقیقت بعض نیک بندوں کے مجسمے تھے اس بات کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا وہ قول ہے جس کو امام بخاری نے مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ ، وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا ، وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا» (سورة نوح)

اور انہوں نے کہا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور خصوصاً ود' سواع' یغوث' یعوق اور نسر کو تو کبھی بھی ترک نہ کرنا۔ (اے میرے پروردگار) انہوں نے خلق کثیر کو گمراہ کر ڈالا ہے۔

حضرت ابن عباس مذکورہ آیات کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

«هَذِهِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ، فَلَمَّا هَلَكَ أُولَئِكَ أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ ، أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ فِيهَا أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ ، فَفَعَلُوا وَلَمْ تُعْبَدْ ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَنُسِخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ» .

"اس آیت میں وارد اسماء قوم نوح کے بزرگ و صالح لوگوں کے نام ہیں۔ ان کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد شیطان نے لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ یہ بزرگ لوگ جہاں جہاں بیٹھا کرتے تھے ان جگہوں پر ان کے مجسمے رکھ دیں اور ان مجسموں کو ان بزرگوں کے ناموں سے منسوب کر دیں۔ چنانچہ لوگوں نے شیطان کی اطاعت کرتے ہوئے اتنے کام پر ہی اکتفا کیا اور "نتیجتاً" یہ مجسمے پوجاپاٹ سے محفوظ رہے لیکن جب یہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے اور علم کے نقوش بھی مٹ گئے تو پھر ان مجسموں کی پوجاپاٹ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس واقعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالٰی کی عبادت سے ہٹا کر دوسروں کی عبادت کے غلط راستہ پر ڈالنے میں قوم کے معروف و نامور لیڈروں کے مجسموں کا ایک بہت بڑا ہاتھ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی ایک کثیر تعداد کی یہ سوچ ہے کہ موجودہ دور میں جبکہ تصویروں اور مجسموں کی عبادت کرنے کا رواج مفقود ہو چکا ہے تو ان حالات میں مجسموں کا تراشنا اور بالخصوص تصویر کشی کا دھندا ناجائز نہیں رہا۔ ان لوگوں کا یہ خیال کئی ایک وجوہ کی بنا پر سے ناقابل التفات ہے:

(۱) حقیقت یہ ہے کہ عصر حاضر میں بھی تصویروں اور مجسموں کی پوجا کی جا رہی ہے۔ آپ دیکھئے کہ حضرت عیسیٰ اور آپ کی والدہ حضرت مریم (علیہما السلام) کی عبادت گرجا خانوں میں کی جاتی ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ عیسائی لوگ تو صلیب کے سامنے بھی عبادت کی غرض سے اپنی گردنوں کو جھکا لیتے ہیں۔

بازاروں میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم (علیہما السلام) کی تصویروں پر مشتمل دیدہ زیب سینریاں (Sceneries) بیش بہا قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں جن کو گھروں میں لا کر عبادت و تعظیم کی غرض سے لٹکا دیا جاتا ہے۔

(۲) ایسے ممالک جو مادی اعتبار سے ترقی یافتہ اور اخلاقی و روحانی لحاظ سے نہایت پسماندہ ہیں ان میں قومی لیڈروں کے نصب شدہ مجسموں کے سامنے سے گزرنے والوں کے سروں سے احتراماً ٹوپیاں اتر جاتی ہیں اور گردنیں جھک جاتی ہیں۔ اس کی واضح مثالوں میں امریکہ کے شہر واشنگٹن میں جارج' فرانس میں نابلین اور روس میں لینن اور سٹالن کے سڑکوں پر نصب شدہ مجسمے ہیں۔

اب ہمارے عرب ملکوں میں بھی مجسمے نصب کرنے کی بیماری اپنی جڑیں مضبوط کرتی جا رہی ہے۔ چنانچہ بعض ممالک نے تو کافروں کی ریت میں اپنے ہاں سڑکوں پر مجسموں کو لا کھڑا کیا ہے اور جو عرب و مسلم ممالک مجسمے نصب کرنے کی اس دوڑ میں ابھی پیچھے ہیں ان کے ہاں اس کام کو مکمل کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ حالانکہ ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے تھا کہ مجسموں کی تراش خراش اور ان کی تنصیب پر خرچ کئے جانے والے سرمایہ کو مدارس و مساجد کی تعمیر، ہسپتالوں کے قیام اور خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کی تشکیل پر صرف کرتے اور دولت کا یہ مصرف یقیناً زیادہ مفید اور سودمند ہو سکتا تھا اور اس صورت میں اگر ان رفاہی و فلاحی اداروں کو قومی لیڈروں کے ناموں کے ساتھ منسوب کر دیئے جانے میں "قطعا" کوئی مضائقہ نہ ہوتا۔

(۳) عرب ملکوں میں نصب شدہ ان مجسموں کی گرچہ آج کل عبادت تو نہیں کی جا رہی لیکن خدشہ ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ایسا وقت آ جائے گا جب ان کے سامنے بھی تعظیماً گردنیں جھکنے لگیں گی اور اس طرح پھر ان کی عبادت کا بھی سلسلہ شروع ہو جائے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس قسم کے واقعات یورپ و ترکی میں رونما ہو چکے ہیں اور ان سے پہلے سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم کا حال بھی ایسا ہی رہا ہے۔ انہوں نے بھی پہلے پہل اپنے قومی لیڈروں کے مجسمے نصب کئے پھر ان کی تعظیم میں حد سے بڑھ کر ان کی پوجاپاٹ شروع کر دی۔

(۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مجسموں اور تصویروں کی بیخ کنی سے متعلق حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

(لا تدع تمثالاً إلا طمسته ، ولا قبراً مُشرفاً إلا سوَّيته)

(رواه مسلم)

یعنی آپ کسی مجسمے کو توڑ پھوڑ کئے بغیر اسے مت چھوڑیں اور جو قبر بھی ہو اس کو گرا کر زمین کے قریب کر دیں۔

ایک روایت میں آنحضرت کے ارشاد میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ملتا ہے:

«ولا صُورَةً إلاّ لطختها» (صحيح رواه أحمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو تصویر بھی تمہیں نظر آئے اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دو۔

ایسی تصویریں اور مجسمے جو شرعاً جائز ہیں

(۱) درخت، ستارے، چاند، سورج، پہاڑ، پتھر، سمندر، دریا، نہر اور خوبصورت و دلکش مناظر کی تصویر کشی یا ان کی مجسمہ سازی شرعاً جائز ہے۔ اسی طرح کعبہ شریف، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ و دیگر مساجد کی تصویر یا ان کے ماڈل بنانے کی صرف اس صورت میں اجازت ہوگی کہ یہ مقامات مقدسہ انسان و حیوان کی تصویروں سے بالکل خالی ہوں۔ اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کا وہ قول ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

«إِنْ كُنْتَ لاَبُدَّ فَاعِلاً فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لاَ نَفْسَ لَهُ»

(رواه البخاري)

یعنی اگر آپ کو کسی چیز کی تصویر کشی کرنے یا اس کا مجسمہ بنانے کا زیادہ ہی شوق ہو جائے تو اس مقصد کے لئے درخت یا ایسی چیز جو غیر جاندار ہو اس کا انتخاب کرنا ہوگا۔

(۲) قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور گاڑی چلانے کے لائسنس کے علاوہ ہر وہ چیز جس پر تصویر کا استعمال ایک قانونی ضرورت ہے ایسی جگہ پر فوٹو کا استعمال درست ہے۔

(۳) قاتل، چور، ڈاکو اور وہ تمام مجرم پیشہ لوگ جن کو قانون اپنی گرفت میں لے کر قانونی تقاضے پورے کرنا چاہتا ہے ان کی تصویر بنانا بھی قانونی ضرورت کے پیش نظر جائز ہے۔

اسی طرح مختلف علوم و فنون کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بھی تصویر کشی کی اجازت ہے جیساکہ علم طب میں انسانی ڈھانچہ کا مکمل خاکہ اور اس کی تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی جسم کی ساخت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔

(۴) لڑکیوں کو چیتھڑوں کی مدد سے بنائی جانے والی چھوٹی چھوٹی بچیوں کی شکل میں پتلیاں بنانے کی بھی اجازت دی جا سکتی ہے کیونکہ جب وہ ان کو نہلا دھلا کر صاف ستھرے کپڑے پہنائیں گی ان کی نظافت کا خیال رکھیں گی اور پھر ان کے سونے کا انتظام کریں گی تو اس سے ان کو مستقبل کی اپنی ان ذمہ داریوں سے واقف ہونے میں مدد ملے گی جب وہ ایک ماں کی شکل میں اپنے بچوں کی تربیت کر رہی ہوں گی۔ اس بات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث ہے جس میں آپ فرماتی ہیں:

«كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

(رواه البخاري)

یعنی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کی بنی ہوئی گڑیوں اور پتلیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔

لیکن اس کے ساتھ ایک بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ بچوں کو غیر مسلم ممالک کے بنے ہوئے کھلونے لا کر نہیں دینے چاہئیں اور خصوصا بازار میں بکنے والی ایسی گڑیاں تو کسی صورت میں بھی خرید کر نہیں دینی چاہئیں جن کا چہرہ کھلا ہوا ہو اور ان کے جسم کو بالکل معمولی سے لباس سے چھپانے کی کوشش کی گئی ہو۔ کیونکہ مسلمان بچی بازار سے خرید کی گئی گڑیا کے ایسے غیر اسلامی لباس سے متاثر ہو کر خود بھی ایسے ہی غیر اسلامی راستے پر چل نکلے گی جس سے معاشرہ پر بہت برے اثرات مرتب ہوں گے اور یہ نقصانات اس عظیم نقصان کے علاوہ ہوں گے جو کھلونے خریدنے کی وجہ سے ہماری دولت کے غیر مسلم ممالک میں منتقل ہونے کی صورت میں رونما ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تمباکو نوشی ناجائز ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تمباکو کا وجود گرچہ نہیں پایا جاتا تھا لیکن اشیاء کی حرمت و حلت کے بارے میں اسلام نے جو عام اصول وضع فرمائے ہیں ان کی رو سے ہر وہ چیز حرام قرار پاتی ہے جو انسانی جسم کے لئے نقصان دہ ہو یا اس کے استعمال سے دوسرے انسان کو کسی قسم کے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا وہ چیز بجائے خود دولت کے تلف اور مال کی بربادی کا باعث بن سکتی ہو۔

اس نقطہ نظر سے تمباکو کے بارے میں شرعی حکم کو جاننے کے لئے مندرجہ ذیل دلائل پر غور فرمائیں۔

ارشادات خداوندی

(۱) «وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ ، وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ»

(سورۃ الأعراف)

اور وہ رسول ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔

اور تمباکو کا تعلق یقیناً بدبودار، ضرر رساں اور خبیث و ناپاک چیزوں کے ساتھ ہے۔

(۲) «وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ» (سورۃ البقرۃ)

اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہی و ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اور تمباکو کا استعمال انسان کو کینسر اور ٹی بی ایسی مہلک بیماریوں میں مبتلا کر دینے کا باعث بنتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) «وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ» (سورة النساء)

• اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔

اور سگریٹ نوشی اپنے آپ کو آہستہ آہستہ موت کے منہ میں دینے کے مترادف ہے۔

(۴) شراب نوشی اور جوئے بازی کے نقصانات کے بارے میں ارشاد ہے۔

«وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا» (سورة البقرة)

اور ان کا گناہ ان کے نفع کی نسبت سے بہت زیادہ ہے۔

اور اسی طرح تمباکو کا نقصان بھی اس کے فائدہ کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ بلکہ یہ تو سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔

(۵) «وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ، إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينَ»

(سورة الإسراء)

اور بے جا فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ۔ یقیناً فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔

چونکہ تمباکو کا استعمال اسراف اور بے جا فضول خرچی ہے اس لئے یہ بھی شیطانی عمل ہی کا حصہ متصور ہوگا۔

فرمودات نبویؐ

(۶) « لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» (صحيح رواه أحمد)

یعنی اسلامی نقطہ نگاہ سے ہر ایسا کام ناجائز ٹھہرتا ہے جس کا نقصان اس کے کرنے والے کو خود اٹھانا پڑے یا اس کے مضر اثرات کسی دوسرے انسان پر اثر انداز ہو رہے ہوں۔

اور تمباکو جہاں استعمال کرنے والے کی صحت کے لئے مضر اور ساتھ بیٹھے پڑوسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے تکلیف و ایذا کا باعث بنتا ہے وہاں وہ مال و دولت کی تباہی و بربادی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔

(۷) «وکرہ (اللہ) لکم إضاعة المال» (متفق علیہ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے مال کے ضیاع کو ناپسند قرار دیا ہے۔

اور تمباکو نوشی یقیناً اس شخص کے مال کی بربادی کا باعث ہے جو اس کو استعمال کرتا ہے اور یہ ایک ایسا کام ہے جسے اللہ رب العزت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

داڑھی بڑھانا ضروری ہے

(۱) بنی نوع انسان کو راہ راست سے دور رکھنے کے لئے شیطان نے اپنے جن ہتھکنڈوں کو چلانے کی دھمکی دی تھی ان میں سے ایک کے متعلق حق باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

«ولآمرنهم فليغيرن خلق الله» (سورۃ النساء)

اور میں (شیطان) لوگوں کو حکم دوں گا۔ پس وہ میرے کہنے پر خدائی ساخت میں تبدیلی کریں گے۔

اور داڑھی مونڈھنا اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیز میں اس کی مرضی کے خلاف تبدیلی کرنا ہے جو سراسر شیطان کی اطاعت ہے۔

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

«وما آتاكم الرسول فخذوه ، وما نهاكم عنه فانتهوا» (سورۃ الحشر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کے کرنے کا تمہیں کہتے ہیں اس کو کرو اور جس سے روکتے ہیں اس کے کرنے سے رک جاؤ۔

اور یہ حقیقت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے اور اس کے مونڈھنے سے روکا ہے۔

(۳) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

«جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى ، خَالِفُوا الْمَجُوسَ»

(رواہ مسلم)

یعنی غیر مسلم مجوسیوں کی مخالفت کرتے ہوئے مونچھوں کے جو بال ہونٹوں سے بڑھ جائیں ان کو کاٹ دو اور داڑھی کو خوب بڑھاؤ۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

«عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ ، وَقَصُّ الأَظَافِرِ . . . الخ»

(رواہ مسلم)

دس کام ایسے ہیں جو عین فطرت کے مطابق ہیں' مونچھوں کا کاٹنا' داڑھی بڑھانا مسواک کرنا' ناک میں صفائی کی خاطر پانی چڑھانا' بڑے ہوئے ناخنوں کو کاٹنا۔۔۔۔ الخ

اور اگر داڑھی کا بڑھانا ایک فطرتی امر ہے تو پھر اس کا مونڈھنا حرام قرار پاتا ہے۔

«لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ»

(رواہ البخاري)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی شکل بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور داڑھی کا مونڈھنا یقیناً عورتوں کے مشابہہ ہونے کے مترادف ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا باعث بنتا ہے۔

(۶) وہ آدمی جنہوں نے اپنے بادشاہ کے کہنے پر اپنی داڑھیوں کو منڈوا اور مونچھوں کو بڑھا رکھا تھا ان کو مخاطب کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

« . . . . لٰكِنِّيْ أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أُعْفِيَ لِحْيَتِيْ وَأَنْ أَقُصَّ شَارِبِيْ » (حسن رواہ ابن جریر)

یعنی میرے عزت والے اور بلند و بالا رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دے رکھا ہے۔

اور چونکہ داڑھی بڑھانے کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیا گیا ہے لہٰذا اس پر عمل کرنا واجب و ضروری ہے۔

قرب قیامت کی یہ نشانی ہوگی کہ آدمی بیوی کا فرمانبردار اور ماں کا نافرمان ہوگا ' اور اپنے باپ کو دور ہٹائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا

اگر آپ دنیا و آخرت کی کامیابیوں اور کامرانیوں کو سمیٹنا چاہتے ہوں تو مندرجہ ذیل نصیحتوں کو پلے باندھ لیں اور ان پر سختی سے عمل کریں

(۱) اپنے والدین کو ادب و احترام سے مخاطب کریں اور اپنی زبان پر ان کے لئے اف تک نہ لائیں اور نہ ہی ان کو جھڑک کر جواب دیں بلکہ پیار بھرے نرم لہجہ کے ساتھ ان سے گفتگو کریں۔

(۲) ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی نہیں ہے اس میں اپنے والدین کی ہمیشہ اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہیں۔ کیونکہ یہ اصولی بات ہے کہ جس کام میں خالق کائنات کی نافرمانی ہونے کا اندیشہ ہو اس میں مخلوق میں سے کسی فرد کی بھی اطاعت جائز نہیں ہے۔

(۳) والدین کے ساتھ لطف و پیار اور شفقت و محبت کا رویہ اختیار کریں اور تیوری چڑھائے ہوئے ترش چہرہ کے ساتھ ان کے سامنے آنے سے اجتناب برتیں اور غصہ کی حالت میں ان کو تیز نظروں کے ساتھ گھور گھور کر مت دیکھیں۔

(۴) اپنے والدین کے مال' عزت و آبرو اور ان کی شہرت و نیک نامی کے امین بنیں اور ان کی اجازت کے بغیر کسی چیز کو ہاتھ تک نہ لگائیں۔

(۵) والدین کے حکم کا انتظار کئے بغیر ہر وہ کام کر گزریں جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو دلی مسرت حاصل ہوتی ہو۔ مثال کے طور ان کی خدمت کرنا' ان کی ضروریات زندگی کا خیال رکھنا اور طلب علم میں نہایت لگن کے ساتھ انتھک محنت کرنا۔

(۶) ہر کام کی ابتداء سے پیشتر والدین سے مشورہ کریں اگر کوئی کام کسی وجہ سے ان کی مرضی کے خلاف ہو جائے تو اس کے لئے ان سے معذرت کریں۔

(۷) والدین جب تمہیں کسی کام کے لئے بلائیں تو مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ "جی ابا جی" "جی امی جان" کہہ کر جواب دیں اور ممی' ڈیڈی' بابا اور ماما ایسے غیر مسلموں کے رائج کردہ الفاظ کے استعمال سے گریز کریں۔

(۸) والدین کے عزیز و اقارب اور دوست و احباب کا ادب، احترام ان کی زندگی میں اور ان کے دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد بھی برابر بجا لاتے رہیں۔

(۹) والدین کے ساتھ جھگڑا و جدال سے اجتناب برتیں اور کسی معاملہ میں بھی ان کو قصوروار ٹھہرانے کی بے سود کوشش نہ کریں اور بڑے ادب کے ساتھ اپنے نقطہ نگاہ کو ان کے سامنے واضح کرنے کی کوشش کریں۔

(۱۰) کسی کام میں اپنے والدین کا مقابلہ نہ کریں اور نہ ہی ان کے سامنے کڑک کر بولیں۔ بلکہ بڑے ادب کے ساتھ ان کی بات کو خاموشی سے سنیں اور ان ہی کے احترام کے پیش نظر اپنے بہن بھائیوں میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو پریشان اور تنگ نہ کریں۔

(۱۱) والدین کی آمد پر اٹھ کر ان کا استقبال کریں اور ان کے سر کو بوسہ دیں۔

(۱۲) گھر کے کام کاج کی انجام دہی میں اپنی والدہ سے تعاون کریں اور اسی طرح والد کا ہاتھ بٹانے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(۱۳) کام چاہے کتنی اہمیت کا حامل کیوں نہ ہو والدین کی اجازت کے بغیر اس کی انجام دہی کے لئے سفر پر ہرگز نہ نکلیں اور اگر ان کو بتائے بغیر کبھی سفر پر جانا پڑے تو اس کے لئے فوراً ان سے معذرت طلب کریں اور گھر سے دور ہونے کی صورت میں والدین کی خیریت دریافت کرنے کے لئے مسلسل ان سے رابطہ رکھیں۔

(۱۴) والدین کی اجازت کے بغیر ان کی آرام گاہ میں نہ جائیں اور اگر وہ سو رہے ہوں یا آرام کر رہے ہوں تو اس صورت میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

(۱۵) اگر آپ تمباکو نوشی کے مرض میں مبتلا ہو چکے ہوں تو کم از کم ان کے سامنے تمباکو نوشی سے پرہیز کریں۔

(۱۶) والدین سے پہلے کسی چیز کو تناول نہ کریں اور مطعومات و مشروبات میں سے بہتر اور اچھی چیز ان کی خدمت میں پیش کریں۔

(۱۷) جھوٹی بات والدین کی طرف منسوب نہ کریں اور اگر ان سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو جائے جو تمہیں ناگوار گزرتا ہو تو اس پر انہیں برا بھلا نہ کہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) والدین کے مقابلہ میں بیوی بچوں کے ساتھ ترجیحی سلوک نہ کریں زندگی کے ہر معاملہ میں ان کو خوش رکھنے کے لئے ان کی رضا جوئی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اس لئے کہ والدین کی رضا میں ہی خالق کائنات کی رضا ہے اور ان کی ناراضگی ہی دراصل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتی ہے۔

(۱۹) اپنے بیٹھنے کے لئے والدین سے بہتر جگہ کا انتخاب نہ کریں اور جب تک وہ بیٹھے رہیں تب تک ان کے سامنے فخریہ انداز میں ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنے سے مکمل احتراز کریں۔

(۲۰) آپ چاہے کتنے بڑے افسر ہی کیوں نہ ہو جائیں، اپنے والدین کی طرف اپنی نسبت ظاہر کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں اور ان کے احسانات کو ہرگز فراموش نہ کریں اور اپنی کسی حرکت یا بات سے ان کی دل آزاری سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(۲۱) تمہارے لئے یہ بات یقیناً باعث شرم و ندامت ہو گی کہ تم اپنے والدین کے ساتھ ایسا کنجوسانہ رویہ اختیار کرو کہ وہ تمہارے ساتھ تمہاری ہی کنجوسی کا گلہ و شکوہ کرنے لگیں اور یہ بات اچھی طرح اپنے ذہن میں بٹھا لیں کہ اگر تم آج اپنے والدین کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھے ہوئے ہو تو کل تمہیں بھی اپنی اولاد سے ایسے ہی سلوک کی امید رکھنا ہو گی۔ کیونکہ یہ فطرت کا قانون ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

(۲۲) کثرت کے ساتھ والدین کی زیارت کو اپنا معمول بنا لیں اور ان کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ تحائف پیش کیا کریں اور تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین تمہاری خاطر جن بے شمار مصائب و متاعب سے دوچار رہے ہیں اس پر ان کے ہمیشہ شکر گزار رہیں۔ اب تو ویسے بھی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جن مشکلات کا تمہیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس سے خوب اندازہ ہو گیا ہو کہ تمہارے والدین نے تمہارے لئے کیا کچھ کیا اور کیا کچھ جھیلا ہے۔

(۲۳) لوگوں میں سے تیرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار تیری ماں ہے' پھر تیرا باپ' اور اس بات کو خوب اچھی طرح جان لو کہ جنت ماں کے پیروں تلے ہے۔ (یعنی ماں کی خدمت سے جنت ملتی ہے)

(۲۴) والدین کی نافرمانی سے بچو اور ان کی ناراضگی کو کسی قیمت پر مول نہ لیں۔ ورنہ دنیا و آخرت میں بدبخت و نامراد ہو جاؤ گے اور یہ حقیقت ہے کہ جس قسم کا سلوک تم اپنے والدین سے روا رکھو گے ویسا ہی برتاؤ تمہارے بچے تمہارے ساتھ کریں گے۔

(۲۵) والدین سے جب کسی چیز کا مطالبہ کرنا چاہیں تو نہایت ادب و احترام سے کریں اور اگر وہ تمہیں تمہاری مطلوبہ چیز عنایت کر دیں تو ان کا شکر ادا کریں۔ اگر وہ تمہارا مطالبہ پورا کرنے سے معذرت کریں تو ان کی معذرت کا پاس کریں اور مطالبات کی بھرمار سے ان کو پریشان خاطر کرنے کی بھی کوشش نہ کریں۔

(۲۶) جب آپ روزی کمانے کے قابل ہو جائیں تو پھر کسی نہ کسی کسب کے ذریعہ اپنے والدین کا ہاتھ بٹائیں۔

(۲۷) تمہارے والدین کے تمہارے ذمہ یقیناً کچھ حقوق ہیں۔ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح تمہاری بیوی کی طرف سے بھی تمہارے اوپر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ لہٰذا تمہیں ہر ایک کے حقوق کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنا ہو گا اور اگر تمہارے والدین اور تمہاری بیوی کے درمیان کبھی کوئی اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے تو اسے بڑے احسن طریقہ سے ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور ایک دوسرے کے علم میں لائے بغیر ہر دو جانب کی خدمت میں تحفہ و تحائف بھی پیش کرتے رہیں۔

(۲۸) تمہارے والدین کے تمہاری بیوی کے ساتھ اختلاف کی صورت میں تمہیں ایک حکیم و دانا آدمی کا کردار ادا کرنا ہو گا اور اگر تم محسوس کرو کہ حق کا پلڑا تمہاری بیوی کی جانب جھک رہا ہے تو اپنی بیوی پر اس بات کو دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیں کہ میں تمہارے حق پر ہونے کی وجہ سے تو یقیناً تمہارے ساتھ ہوں لیکن میرے لئے اپنے والدین کو راضی رکھنا بھی ہر حال میں ضروری ہے۔

(۲۹) اگر کسی لڑکی سے شادی کرنے یا اپنی بیوی کو طلاق دینے کے مسئلہ پر تمہارا اپنے والدین سے کوئی اختلاف ہو جائے تو ان حالات میں شریعت الٰہی پر اپنا فیصلہ چھوڑ دو۔ کیونکہ شریعت الٰہی اختلافات کو دور کرنے کے سلسلہ میں تم سب کی بہتر طور پر رہنمائی کر سکتی ہے۔

(۳۰) بچوں کے حق میں والدین کی دعا ہو یا بددعا ' دونوں ہی اللہ رب العزت کے ہاں بہت جلد شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہیں۔ لہٰذا اپنے آپ کو ان کی بددعا سے ہر ممکن بچانے کی کوشش کریں۔

(۳۱) عام لوگوں کے ساتھ بھی تمہیں ادب و احترام کے ساتھ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش آنا چاہیے۔ کیونکہ جو کوئی دوسروں کو برا بھلا کہے گا تو وہ بھی یقیناً جواب میں اس کو برا بھلا ہی کہیں گے۔ پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

«مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ : يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ» (متفق علیہ)

آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے وہ اس طرح کہ جب وہ کسی دوسرے انسان کے باپ کو گالی دے، گا تو وہ بھی جواب میں اس کے باپ کو گالی دے گا اور جب وہ دوسرے آدمی کی ماں کو برا بھلا کہے گا تو وہ بھی جواب میں اس کی ماں کو برا بھلا ہی کہے گا۔

(۳۲) والدین سے ملاقات اور ان کی زیارت کا سلسلہ ان کی زندگی میں کبھی بھی منقطع نہ ہونے پائے اور ان کے دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد بھی ان کی قبر پر جا کر ان کے حق میں دعا کرکے اپنے اس معمول کو برقرار رکھیں اور ان کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی کرتے رہیں اور ان کے حق میں اکثر یہ دعا کیا کریں:

«رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ ، رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا»

اے میرے رب مجھے اور میرے والدین کو معاف کر دے۔ پروردگار میرے والدین کے حال پر اس طرح رحمت فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن کے زمانہ میں مجھے محبت و شفقت سے نواز کر میری تربیت و پرورش کی۔

تمت بالخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات گوجرانوالہ

مختصر تعارف

۱۹ اگست ۱۹۷۲ء سے تعلیمی و تبلیغی میدان میں سرگرم عمل ہے۔ جامعہ میں اس وقت ۱۳۵۶ طالبات زیر تعلیم ہیں۔ جن میں تقریبا ۷۵۰ طالبات رہائشی ہیں جن کی رہائش، خوراک، علاج، کتب و دیگر مراعات کا بلا معاوضہ معقول انتظام ہے۔

شعبہ جات

۱۔ شعبہ ناظرہ قرآن ۲۔ شعبہ حفظ و تجوید ۳۔ درس نظامی ۴۔ دورہ حدیث ۵۔ فاضل عربی ۶۔ وفاق المدارس ۷۔ علوم عصریہ ۸۔ تصنیف و تالیف ۹۔ دعوت و تبلیغ ۱۰۔ کشیدہ کاری ۱۱۔ خدمت خلق ۱۲۔ ڈسپنسری ۱۳۔ ماہنامہ والضحیٰ ۱۴۔ لائبریری

اس وقت تقریبا مبلغ دس لاکھ روپے کی لاگت سے سولہ ہزار گیلن پر مشتمل بہت بڑا واٹر ٹینک تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ تعمیری اور رہائشی کمرے بھی تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جن پر ایک اندازے کے مطابق مبلغ آٹھ لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ علاوہ بریں تعلیم، کتب، خوراک اور علاج و معالجہ پر اٹھنے والے تقریبا تین ملین روپے کے سالانہ اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔

مخیر حضرات سے اس کار خیر میں شرکت کرکے اپنے لئے صدقہ جاریہ کا اہتمام کرنے کی اپیل ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات ۹ گلشن آباد گوجرانوالہ کرنٹ اکاونٹ نمبر ۶۷۴ نیشنل بینک آف پاکستان برانچ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخیر حضرات کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا

ترجمہ: اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور زیادہ عطا فرما

اس پرفتن دور میں تعلیم نسواں کا مسئلہ بڑا اہم اور کٹھن ہے

جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات اس مسئلے سے باحسن عہدہ برآ ہو رہا ہے۔

اگر قوم کی ایک ماں، بہن یا بیٹی دینی تربیت اور اصلاح سے بہرہ ور ہو جائے تو جان لیجیے کہ دو خاندانوں کی اصلاح ہو جائے گی

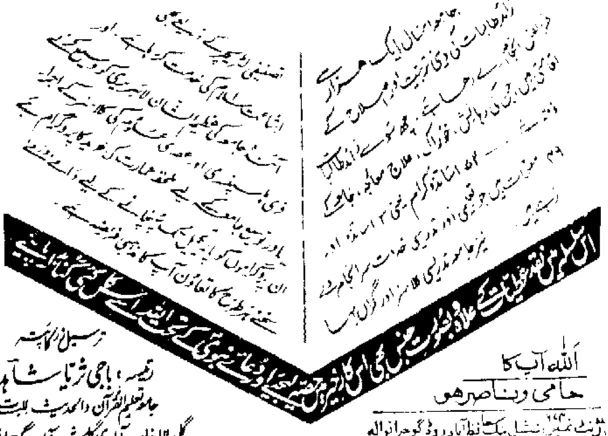

ترسیل زر کا پتہ

رئیسہ: باجی ثریا شاہد

جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات

گلی الازار۔ آبادی گلشن آباد۔ گوجرانوالہ

اللہ آپ کا

حامی و ناصر ہو

اکاؤنٹ نمبر ۱۲۴ نیشنل بنک نظام آباد روڈ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلفی خواتین کا واحد دینی مجلہ

◎ شرک، بدعت اور جہالت کے خلاف ایک عظیم تحریک ◎

ماہنامہ والضحیٰ گوجرانوالہ

پاکیزہ ادب ... خواتین کا بہترین علمی و فکری مسائل میں بہترین راہنمائی ... ترجمان

چادر اور چار دیواری کے تحفظ کا علمبردار

◎ کمپیوٹر کمپوزنگ، دیدہ زیب، رنگین ٹائٹل، خوبصورت طباعت ◎

تمام اہل خانہ کی دینی تربیت کے لئے ماہنامہ "والضحیٰ" کا مطالعہ بہت موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

ایجنسی کیلئے خواتین اور نمائندگان خواتین و حضرات رابطہ قائم کریں

ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے ... رابطہ ...

زرِ تعاون
سالانہ ۱۰۰/- روپے
فی شمارہ ۱۰/- روپے

مینیجر مجلہ "والضحیٰ" جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات، ۹ گلشن آباد گوجرانوالہ (پاکستان) ☎ 73877 75797